بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نحمدہ ونصلی وسلم علی رسولہ الکریم امابعد

۲۰۲۶ء میں آنے والے رمضان المبارک کے آغاز ہی سے عالمی استعمار نے ایک بار پھر امت اسلام کو گہری سازشوں میں گھیرنے کے لیے نیا کھیل شروع کر دیا ہے کہ ایک طرف پاکستان کو افغانستان کے خلاف میدان جنگ میں دھکیل دیا ہے تاکہ اسلام پر فدا ہونے والے مخلصین قربان ہوتے رہیں تو دوسری طرف ایران اسرائیل میں کشیدگی دکھا کر عرب مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے عملی اقدامات شروع کر دئے ہیں۔ چنانچہ دیکھا جا سکتا ہے کہ عالم دنیا کی واحد اسلامی ایٹمی قوت اپنے ہی ان مسلمان بھائیوں کے خلاف کھڑی کی جا چکی ہے جن کو کل کلا اسی ملک نے سہارا دیا تھا یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ جب دنیا بھر کی ایٹمی قوتیں اور اتحادی ملک مل کر افغانستان کو مسخر نہیں کر سکے تو اکیلا ایک ملک اس سرزمین کو کیسے مسخر کر لے گا مگر بات یہ ہے کہ نقصان واحد اسلامی ایٹمی طاقت کا ہو یا افغانستان کا! سازش کرنے والوں کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ ان کا مقصد تو بس اتنا ہے کہ گریٹر اسرائیل نامی منصوبہ ناکام بنانے میں کوئی غیرت مند مسلمان رکاوٹ نہ بن جائے خواہ وہ واحد اسلامی ایٹمی طاقت کا باسی ہو یا افغانستان کا!

دوسری طرف یہ بھی سبھی جانتے ہیں کہ گریٹر اسرائیل کا منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے براہ راست عرب ریاستوں کو قبضہ میں لے لینے کا ایسا کوئی جواز موجود نہیں کہ جس کی بنا پر دنیا بھر میں پائے جانے والے انصاف پسند لوگوں کو مطمئن کیا جا سکے نیز جس قوم کو صفحہ ہستی سے مٹانے کا منصوبہ ہے اس کو اس پورے منصوبے سے دھوکے میں رکھنا بھی نہایت ضروری ہے ورنہ گریٹر اسرائیل کا سارا کھیل برباد ہونے کا امکان ہے لہٰذا اس پورے منصوبے میں مداری کا کردار حسب معمول ایران کو سونپا گیا ہے ورنہ:

کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ ایران نے جوابی کارروائی میں اپنے گولوں کا رخ حرمین شریفین کی طرف کیوں کیا ہے؟

قطر تو ایران کے ساتھ بڑے مضبوط روابط رکھتا تھا جس کی وجہ سے قطر کو دیگر عرب ممالک کی جانب سے نہایت سخت ناپسندیدگی و ناراضگی کا سامنا بھی کرنا پڑا تھا بھلا جوابی کارروائی میں یہ اس پر حملہ آور کیوں ہوا؟

چلو اگر قطر پسندیدہ ملک نہیں جس پر حملہ کرنا چاہیے تو قطر اور عرب امارات آپس میں ایک دوسرے کے سخت مخالف تھے اور قانون سنایا جاتا ہے کہ دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے پس قطر پر بمباری کر لی تھی تو قطر کا مخالف عرب ملک ،،امارات،، تو اوپر درج ضابطہ کی روشنی میں ایران کا دوست ہوا بھلا دوست پر بھی کوئی حملہ کرتا ہے؟ مگر دنیا نے دیکھا کہ ایران نے جوابی کارروائی کے نام پر اپنے اس پڑوسی ملک پر بھی بارود برسا دیا۔ چلو اس ملک پر بھی حملہ بہت ضروری تھا تو بحرین پر کیوں حملہ کر دیا گیا؟ جبکہ ایران پر حملہ کرنے والوں میں نہ تو یہ ملک شامل تھا نہ ان حملوں میں درج ملکوں کی کوئی سی شراکت تھی اور نہ ہی ایران پر حملوں کے معاملہ میں کسی قسم کی کوئی رضامندی کا ثبوت ہے مگر اس کے باوجود جوابی حملہ ان عرب ملکوں پر ہوتا ہے۔

صرف یہی نہیں بلکہ آپ معمولی سا غور کریں تو واضح ہو جائے گا کہ وہ تمام ممالک جو گریٹر اسرائیل کا اولین ہدف ہیں ایران نے جوابی کارروائی کے نام پر چھوٹتے ہی سب سے پہلے انہی ممالک کو نشانہ بنایا جیسے کویت یمن وغیرہ

یہاں کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا نہ رہے کہ عرب ریاستوں پر ایران نے اس وجہ سے حملہ کیا کیونکہ وہاں پر امریکی فوجی اڈے موجود ہیں چلیں بالفرض چند لمحات کے لیے اس بات کو مان بھی لیا جائے تو سوال یہ ہے کہ آخر شام میں کون سے امریکی فوجی اڈے موجود ہیں جن کو نشانہ بنانے کے لیے ایران نے شام پر اپنے میزائل داغ دیے؟؟؟

امر واقعہ یہ ہے کہ گریٹر اسرائیل کے راستے میں جو حائل ریاستیں ہیں ان کو کمزور اور پریشان کرنا مقصود ہے اس لیے راستے میں حائل ریاستوں کے اندر جہاں دیگر عرب ریاستیں آتی ہیں وہاں شام بھی ہے لہذا وہ بھی ایران کا نشانہ بن گیا

اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جوابی کارروائی کے نام سے کھیلے جانے والے کھیل کے مطابق سو میں سے نوے فیصد حملے انہی ممالک پر ہوئے جو گریٹر اسرائیل کا اولین ہدف ہیں اب اگر سو فیصد حملے ان

ہی عرب ممالک پر ہوتے تو بھی اس سازش کا بھانڈہ پھوٹ جانا تھا پردہ پوشی کی خاطر دس فیصد جوابی کارروائی حملہ آوروں پر بھی کردی گئی

سازشوں کا تسلسل

عالمی منظرنامے پر جاری کشیدگی کا تاریک ترین پہلو امت اسلام پر اعتقادی جارحیت کا تسلط ہے قومی و عالمی میڈیا ہو یا سوشل میڈیا پر وائرل بحث مباحثے! بس ایک ہی طرح کی نغمہ سرائی ہو رہی ہے کہ گریٹر اسرائیل منصوبے میں بس ایک ملک ہی سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا ہوا ہے لہٰذا اس کا مذہب اور دین کچھ بھی ہو پوری امت مسلمہ کو بس اس کا پشتی بان ہونا چاہیے کچھ بھی ہو آخر مسلم ملک اور اسلامی ریاست تو ہے ناں!

وہ اماموں کو انبیاء کرام سے افضل قرار دے دیں یا غائب امام کے حاضر نائب کو سیاہ سفید کا مختار بنالیں۔۔۔عقیدہ امامت کی پاداش میں اسلام کے عظیم عقیدہ ختم نبوت کا انکار کردیں یا قرآن کریم جیسی لاریب کتاب میں تحریف کا عقیدہ کھڑلیں۔۔۔نبی کریم ﷺ کی احادیث بے اثر کرنے کی خاطر اماموں کی باتوں کا نام احادیث رکھ کر اماموں کی باتوں کو نبی کریم ﷺ کے ارشادات والا درجہ دے دیں یا ان قدسی صفت صحابہ کرام پر زبان تبرا دراز کریں کہ جن کا خمیر ہی جنت سے اٹھایا گیا اور پھر اسی جنت میں ان کو پہنچا بھی دیا گیا یہاں تک کہ دور حاضر کا کوئی مسلمان اگر مدینہ طیبہ میں حاضری دیتا ہے تو وہ اپنی آنکھوں سے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں ریاض الجنہ کے اندر حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو آرام فرماتے ہوئے دیکھ بھی آتا ہے اگر ان دونوں قدسی صفت حضرات کے بارے میں یہ لوگ کھل کر جہنمی ہونے کا عقیدہ بیان بھی کریں۔۔۔۔اور سرکاری سطح پر چھپنے والی اپنی کتابوں میں لکھتے چلے جائیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ تو اصل زندیق تھا۔۔۔ اور حضرت عثمان غنی وحضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہما تو بدقماش لوگ تھے۔۔۔تو بھی کوئی بات نہیں یہ تو ہمارے گھر کا مسئلہ ہے ہم گھر میں بیٹھ کے نمٹا لیں گے! اس لیے کہ وہ اسلامی جمہوریہ ایران ہے پس پوری دنیا کے مسلمانوں کو بہر حال ان کا ساتھ دینا چاہیے۔

جن قوتوں نے گریٹر اسرائیل کا منصوبہ ڈیزائن کیا ہے وہ پورے اعتماد کے ساتھ ایسے ہی نہیں کہہ

رہے کہ وہ اپنے اس منصوبہ میں کامیاب ہو جائیں گے اس لیے کہ اس منصوبہ کی کامیابی کے لیے جو سازش تیار کی گئی ہے وہ اس حد تک پیچ دار اور گہری ہے کہ امت اسلام کے نہایت فکر مند اور درد دل رکھنے والے بھی اس کی حقیقت کو پوری طرح سمجھ نہیں پا رہے ۔۔۔ بلکہ سازش کا شکار ہونے والے ہی اس سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لیے پوری قوت کے ساتھ اور تمام دلائل کی طاقت لے کر میدان میں کھڑے ہو چکے ہیں یہ لوگ ٹھیک وہی بولی بول رہے ہیں جو گریٹر اسرائیل منصوبہ ساز چاہتے ہیں اور اس منصوبہ کی کامیابی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔

کسی بھی کامیاب سازش کا سب سے اہم پہلو یہی ہوتا ہے کہ اس سازش کو کامیاب کرنے میں بڑا کردار وہی لوگ ادا کر رہے ہوتے ہیں جو اس سازش کا لقمہ بننے والے ہوتے ہیں۔ سو آج گریٹر اسرائیل کا لقمہ بننے والی امت مسلمہ اس سازش میں مداری کا کردار ادا کرنے والے ملک کے ساتھ نہ صرف کھڑی ہو گئی ہے بلکہ پورے زور کے ساتھ دلائل کے انبار لگا رہی ہے کہ آج کا ابنِ علقمی جیسا غدار ہی نجات دھندہ، کشتی نوح اور واحد رکھوالا ہے جو اس دلدل سے نکالنے میں کامیاب ہو سکتا ہے

ہماری گزارشات اگرچہ نقار خانے میں طوطی کی صدا سہی مگر گنبد خضرا سے اپنے رشتہ ایمان کی لاج نبھاتے ہوئے عرض گزار ہیں کہ ایران کی شکل میں جس محافظ غزہ اور گریٹر اسرائیل منصوبے کا توڑ ڈھونڈا گیا ہے وہ بکریوں پر بھیڑیے کو چرواہے کا درجہ عنایت فرمانے کے مترادف ہے ۔۔۔ ہماری یہ گزارش محض مفروضہ یا ذاتی چپقلش نہیں ان دلائل کی روشنی میں ہے جو تاریخ کے افق پر نقش ہیں

اسلامی تاریخ کا دریچہ

رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دار فانی سے رحلت فرما گئے تو نہ صرف جدائی کے صدمے نے امت اسلام کو نڈھال کیا بلکہ دشمنان اسلام ہر طرف سے ان پر ٹوٹ پڑے تابڑ توڑ حملوں کا سلسلہ جاری تھا کہ اسی اثنا میں کسی کونے سے یہ صدا بلند ہو گئی کہ ہم نماز روزہ تو کریں گے مگر زکوۃ نہیں دیں گے۔ اسلامی وراثت کے پاسبان سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اس صدا کو سن کر فورا متوجہ ہوئے اور یہ اعلان کیا کہ جس طرح مرتدین اور منکرین ختم نبوت کے خلاف تلوار استعمال کی جائے گی اور ان کے خلاف جہاد ہو گا اسی طرح اس سازش کو ایجاد کرنے والے طبقہ کے خلاف بھی جہاد

کریں گے۔

اب جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے یہ اعلان جہاد فرمایا تو بڑے عظیم درجہ پر فائز صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ اے ابوبکر صدیق یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بھلا ان کے خلاف جہاد کیسے شروع کیا جا سکتا ہے جو کلمہ بھی پڑھ رہے ہیں اور آپ کی طرح نماز بھی پڑھتے ہیں؟ پھر حالات کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دشمنوں میں اضافہ نہیں کرنا چاہیے ہر طرف دشمن منڈلاتے پھرتے ہیں پہلے ان سے نمٹ لیا جائے بعد میں ان کو دیکھ لیں گے مگر صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ ڈٹے رہے کہ جو نماز و زکوۃ میں فرق کرے میں اس کے خلاف جہاد کروں گا۔

برصغیر کے عظیم مؤرخ،،شاہ معین الدین ندوی،،اپنی کتاب تاریخ اسلام میں لکھتے ہیں۔

ان سب سے زیادہ اہم اور نازک معاملہ منکرین زکوۃ کا تھا یہ اسلام پر قائم رہتے ہوئے صرف زکوۃ کے منکر تھے اس لیے ان پر تلوار اٹھانے کے بارہ میں بعض صحابہ کبار نے اختلاف کیا اور کہا،،جو لوگ توحید و رسالت کا اقرار کرتے ہیں اور صرف زکوۃ دینے کے منکر ہیں ان پر کس طرح تلوار اٹھائی جا سکتی ہے،،

اس موقع پر بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی دینی بصیرت اور عرفان شریعت سے فرمایا،،خدا کی قسم جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بکری کا ایک بچہ زکوۃ میں دیتا تھا اگر وہ اس کے دینے سے انکار کرے گا تو میں اس کے مقابلہ میں جہاد کروں گا،،آپ کے اصرار پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی آپ کی اصابت رائے کا اعتراف کرنا پڑا کہ اگر آج انہیں زکوۃ نہ دینے پر چھوڑ دیا جائے گا تو کل صوم و صلاۃ کے منکر ہو جائیں گے اور اسلام ایک تماشہ بن جائے گا۔غرض حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نہایت مستعدی کے ساتھ تمام منکرین زکوۃ قبائل کے مقابلہ میں فوجیں بھیجی آپ کو اس معاملہ میں اتنا غلو تھا کہ بنی عبس اور بنی ذبیان کے مقابلہ میں خود گئے اور انہیں زیر کیا۔

(تاریخ اسلام اولین/ص/ ۱۳۴)

جیسا کہ اس معاملہ میں سب سے پہلے بات اٹھانے والے سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلاخر اس سازش کا ادرک ہو گیا جس کا انہوں نے برملا اعتراف فرمایا چنانچہ یہ کوئی سادہ سا واقعہ نہیں بلکہ وہ گہری سازش تھی جس کے ذریعے سے اسلام کے ایک ایک کر کے احکامات کو کھیل تماشہ بنانا مقصود تھا

وہ دیکھ رہے تھے کہ پورے دین کو اکٹھا صفحہ ہستی سے مٹانا بظاہر ممکن نہیں چنانچہ انھوں نے منصوبہ کے تحت اول یہ اقدام کیا کہ باقی سارے کام کرتے رہو ایک زکوۃ کا انکار کر دو جب تمہارا یہ مطلب حاصل ہو جائے گا تو آگے چل پھر اسی قسم کے حالات پیدا کر کے کسی دوسرے شرعی حکم کا انکار کر دیا جائے اب تمہارے پاس ایک طاقت ور دلیل ہوگی کہ جب کبھی حالات ناموافق ہوں تو شریعت کے کسی حکم کی قربانی دی جاسکتی ہے اس موقعے پر اگر کسی نے یہ ضد کی کہ نہیں ہمارے ہوتے ہوئے بھلا شریعت کے کسی حکم کی قربانی کیسے دی جاسکتی ہے؟ تو اس کا علاج اس زوردار بیان کے ذریعے کرنا کہ تم صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ اور دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے زیادہ دین جاننے والے یا ہمدرد پیدا ہو گئے ہو ان کو پتہ نہیں تھا کیا تم زیادہ جاننے والے پیدا ہو گئے ہو؟۔۔۔جب وہ حالات کی نزاکت سمجھتے ہوئے حکمت سے کام لے کر زکوۃ جیسے دینی حکم کی قربانی دے سکتے ہیں تو تم اس سنت پر عمل نہ کرنے والے کون ہوتے ہو؟

اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ سازش کرنے والوں نے کس گیرائی کے ساتھ اور گہرائی میں ڈوب کر اسلامی شریعت پر حملہ کیا اور کس طرح سے ان سازشیوں نے رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی رحلت کے ساتھ ہی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے درمیان اختلاف کا بیج بو دیا یہاں تک کہ ان میں انکار زکوۃ کے مسئلہ پر دو رائے قائم ہو گئیں۔۔۔یہ تو خلاق عالم کا خصوصی انعام اور کرم تھا کہ یہ اختلاف زیادہ دیر قدم نہ جما سکا اور بہت جلد سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اس بات پر جمع ہو گئے جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے ارشاد فرمائی تھی۔

یہ سازشی کوئی یہودی یا نصرانی یا مشرک وغیرہ کفار کی کسی ٹولی میں سے تھے؟ بالکل نہیں بلکہ اس امر واقعہ کسی صاحب علم کو مجال انکار نہیں کہ یہ سازش کرنے والے وہی لوگ تھے جو

(الف) اپنی زبان سے خود کو مومن بھی کہتے تھے اور

(ب) ان کو صدیق اکبر کے خلیفہ بننے پر اعتراض بھی تھا

سیدنا فاروق اعظم کی شہادت

فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں کھلی آنکھوں سے

سازشی گروہ کو دیکھ اور اچھی طرح سے پہچان لیا تھا چنانچہ ان کی عبقری شخصیت نے سازشیوں کو کھل کر کھیلنے کا موقعہ ہی نہیں دیا پس وہ ان کے جیتے جی تو کوئی سازش نہ کر سکے البتہ آج تک دل کی بھڑاس ضرور نکال رہے ہیں ملاحظہ فرمائیں آیت اللہ خمینی کے شاگرد سید محمد حسین الموسوی سابق چانسلر حوزہ علمیہ نجف عراق نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ۔

آپ حضرات کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایران کے شہر کاشان میں ایک جگہ باغی فین ہے وہاں قصرہ وہمی ہے جو ابولولو فیروز الفارسی کا مقبرہ ہے جو خلیفہ ثانی عمر بن خطاب کا قاتل تھا انہوں نے اس مقبرہ کا نام ،، دین کے بہادر آدمی کا مقبرہ ،، رکھا ہے شجاع الدین ابولو کا لقب رکھا گیا ہے اور اس مقبرہ کی دیواروں پر لکھا ہے مرگ بر ابی بکر مرگ بر عمر مرگ بر عثمان ۔۔۔۔یعنی ابوبکر وعمر وعثمان کی موت !

اس مقبرہ کی ایرانی زیارت کرنے آتے ہیں اور اس پر مال اور تبرک نچھاور کر کے جاتے ہیں میں نے خود اس مقبرہ کو دیکھا ہے۔اس کی تصاویر والے ڈاک ٹکٹ جاری کیے گئے ہیں۔

(تاریخی حقائق ص/ ۱۰۴)

حیرت انگیز واردات

خلافت راشدہ کے تیسرے دور میں ابن سبا جو یہودی ہونے کے باوجود اسلامی لبادہ اوڑھ کر اہل اسلام میں کس مقصد کے لیے گھس آیا تھا؟ یہ ایک تفصیل طلب عنوان ہے جس کو معتبر علماء کی تصنیفات میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے راقم اس وقت جس خطرناک سازش کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے وہ مدینہ طیبہ میں اس وقت بے حجاب ہو کر سامنے آئی جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو شہید کر دیا گیا شہادت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد نبی رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظیم الشان وراثت میں ایک چیز تو خلافت کا منصب تھا جو دین اسلام کے پورے احکامات پر احاطہ کیے ہوئے ہے اس کے ساتھ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت میں صلح حدیبیہ کے موقع پر پیش آنے والا قصاص عثمان کا واقعہ بھی ہے۔

جس کا مختصر بیان یہ ہے کہ جب رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ نامی جگہ پر یہ خبر ملی کہ مکہ والوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو شہید کر دیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر کسی تاخیر کے یہ

اعلان فرمایا کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کا قصاص لیے بغیر یہاں سے نہیں جائیں۔ چنانچہ سورہ فتح کے تیسرے رکوع میں وہ آیت موجود ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قصاص عثمان کے لیے موت تک لڑنے کی بیعت کرنے والوں سے اپنی رضا اور دیگر انعامات کا اعلان فرمایا ہے۔ پس جس طرح خلافت کا منصب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوڑی ہوئی میراث ہے اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت پر قصاص لینے کے لیے بلا تاخیر قیام بھی نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ اقدس سے صادر ہونے والا عمل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

اس تمہید کے بعد ملاحظہ فرمایئے کہ اپنی زبان سے خود کو مومن کہنے والے دشمنان صحابہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کے بعد گویا زبان حال سے یہ اعلان جاری کر دیا کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے میں تو تم نے اس سازش کو ناکام بنا دیا تھا جو انکار زکوۃ کی شکل میں سامنے آئی تھی اب ذرا میدان میں آو تا کہ ہم بھی دیکھیں کہ تم پورے دین کو کیسے بچاتے ہو؟ چنانچہ اگر تم خلافت کا منصب لیتے ہو تو قصاص عثمان والی سنت قربان کرنی پڑے گی، اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قصاص والی سنت زندہ کرتے ہو تو مدینہ پر تو ہمارا قبضہ ہے اگر جرات ہے تو مدینہ میں خونریزی اور جنگ وجدل کے بغیر ذرا خلافت کا منصب تو لے کر دیکھو!

پس سازشیوں نے امت کو اپنی سازش کے ذریعے سے ایسی بند گلی میں لا کر کھڑا کر دیا تھا کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت سے ملنے والی دو میں سے کسی ایک چیز کی تو بہرحال قربانی دینا ہی پڑے گی یا حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے قصاص پر سودا کرنا پڑے گا اور یا پھر منصب خلافت سے ہی ہاتھ دھونا پڑیں گے۔

پوری امت اسلام ہماری اس گزارش پر سنجیدگی کے ساتھ غور فرمائے کیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کے بعد حالات کا منظرنامہ یہی نہیں تھا جو اوپر عرض کیا گیا ہے؟

کیا کسی بھی صاحب علم کو ہماری درج بالا گزارش سے اختلاف ہو سکتا ہے؟

اگر نہیں اور یقینا نہیں تو پھر ارشاد فرمایئے کہ اس سازش کو ایجاد کرنے والے کیا خود کو یہودی کہتے تھے؟ --- یا کیا وہ اپنا تعارف نصرانی کے نام سے کرواتے تھے؟ --- یا کیا انہوں نے اپنا نام آگ پرست بتایا؟

یقیناً کسی صاحب علم کو اس حقیقت سے انکار کرنے کی مجال نہیں ہوسکتی کہ انکار زکوٰۃ کی تحریک چلانے والوں کی طرح یہ نہایت بدترین سازش ڈیزائن کرنے والے بھی اپنی زبان سے خود کو مومن ہی کہتے تھے جن کو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے عداوت و دشمنی کے امتیازی و خصوصی وصف کے ذریعے پہچانا جاتا ہے۔

یہ تو تھی ان کی سازش! اس کے جواب میں صحابہ کرام نے کیا کردار نبھایا؟ اس کردار کو جاننے کے لیے ایک تمہید ملاحظہ فرمائیں۔۔۔۔ اللہ علیم و خبیر نے اپنی حکمت بالغہ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ اطہر سے صادر ہونے والے اعمال کو امت اسلام میں زندہ رکھا ہے چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں صادر ہونے والے اعمال مختلف تھے جن کو ایک ہی وقت میں ایک ہی جماعت زندہ نہیں رکھ سکتی تھی اس لیے اللہ حکیم نے امت اسلام کو چار جماعتوں میں تقسیم کر دیا تا کہ اپنے حصے کے نبوی اعمال زندہ و قائم رکھ کر وہ جماعت سرفراز ہو جائے۔

چنانچہ امت اسلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ فقہائے اربعہ کے مابین مختلف مسائل میں اختلاف موجود ہونے کے باوجود چاروں فقہ حق ہیں اور ان میں سے کسی فقہ یا فقیہ کے بارے میں اجتہادی خطا کرنے والا نہیں کہا جاسکتا وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس اپنے عمل کی دلیل ہے جس سے وہ اپنے عمل کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہونے والا عمل ثابت کرتے ہیں پس اس تقسیم سے اللہ تعالیٰ کا وہ قاعدہ و ضابطہ معلوم ہو گیا کہ جب کبھی نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقہ پر عمل درآمد کرنا ایک ہی جماعت کے لیے ممکن نہ رہے تو اللہ کریم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کو فنا یا متروک و مہجور بنانے کی بجائے امت کی ہی ایک الگ جماعت قائم فرما دیتے ہیں جو اپنے پیغمبر کی سنت سنبھال کر اور زندہ کر کے کھڑی ہو جاتی ہے

پس سازشیوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جب سازش کے ذریعے سے بند گلی میں لا کر کھڑا کر دیا اور منصب خلافت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیبیہ کے مقام سے ملنے والی قصاص عثمان کی سنت بچانا ممکن نہ رہی تو پھر خلاق عالم نے اپنی حکمت بالغہ کے ساتھ امت اسلام کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔

صحابہ کرام کی ایک جماعت کو منصب خلافت کی پاسبانی اور حفاظت عطا فرمائی تو دوسری جماعت کو

صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہونے والی قصاص عثمان کی سنت عطا فرما دی اس تقسیم کے موقع پر اللہ جل شانہ نے فرق مراتب کا بھی پورا لحاظ رکھا جس طرح کہ ہجرت کے موقع پر فرق مراتب واضح کر دیے تھے کہ ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر تھا تو دوسرا خود بستر والا پس حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو اللہ جل شانہ نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر عنایت فرمایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو خود بستر والا ہی عنایت فرما دیا تاکہ امت کو دونوں کے مرتبے اور مقام میں فرق معلوم ہو جائے کہ جتنا فرق بستر اور بستر والے میں ہے اتنا ہی فرق صدیق اور علی کے مرتبہ میں ہے۔

ٹھیک اسی طرح اس موقع پر بھی اللہ جل شانہ نے منصب خلافت اس عظیم ہستی کو عطا فرمایا کہ جو سابقین الاولین اور عظیم مراتب پر فائز ہیں کہ خلافت کا منصب اسلام کے پورے نظام شریعت پر حاوی تھا تو یہ منصب بھی ان کو عنایت فرمایا جن کا مرتبہ بلند تھا جبکہ قصاص شریعت کا ایک جزوی حکم تھا تو اس کے لیے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا انتخاب کر کے بتا دیا کہ جتنا فرق شریعت اسلامی میں منصب خلافت اور ایک شرعی حکم قصاص عثمان کے درمیان میں ہے اتنا ہی فرق حیدر کردار رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ میں ہے۔

طائرانہ جائزہ

نہج البلاغہ خود اس گروہ کی لکھی کتاب ہے جس میں حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب خطبات درج ہیں خطبہ نمبر ۲۵ میں لکھا ہے کہ حضرت علی نے فرمایا

مجھے یہ خبر ملی ہے کہ بسر یمن پر چھا گیا ہے بخدا میں تو ان لوگوں کے متعلق یہ گمان کرنے لگا ہوں کہ وہ عنقریب یہ حکومت وسلطنت ہتھیا لیں گے اس لیے کہ وہ مرکز باطل پر متحد و یکجا ہیں اور تم اپنے مرکز حق سے پراگندہ ومنتشر ہو تم امر حق میں اپنے امام کے نافرمان ہو وہ باطل میں بھی اپنے امام کے مطیع و فرمانبردار ہیں وہ اپنے ساتھی معاویہ کے ساتھ امانت داری کا فرض پورا کرتے ہیں اور تم خیانت سے نہیں چوکتے وہ اپنے شہروں میں امن بحال رکھتے ہیں اور تم سازشیں برپا کرتے ہو میں اگر تم میں سے کسی کو لکڑی کے پیالے کا بھی امین بناؤں تو یہ ڈر رہتا ہے کہ وہ اس کے کنڈے کو توڑ کر لے جائے گا

اے اللہ وہ مجھ سے تنگ دل ہو چکے ہیں اور میں ان سے ۔۔۔وہ مجھ سے اکتا چکے ہیں اور میں ان سے ۔۔۔۔اے اللہ مجھے ان کے بدلے میں اچھے لوگ عطا کر اور میرے بدلے میں انہیں کوئی برا حاکم دے ۔۔۔۔۔خدایا ان کو اس طرح اپنے غضب سے پگھلا دے جس طرح نمک پانی میں کھول دیا جاتا ہے۔ (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۲۵)

شاہ معین الدین ندوی نے اپنی کتاب تاریخ اسلام اولین میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی فوج کا حال نقل کیا ہے کہ جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ خطبہ سے فارغ ہو گئے تو ان کی فوج میں شامل لوگ کہنے لگے کہ:

،،حسن بھی اپنے باپ کی طرح کافر ہو گئے ،ان میں سے کچھ آدمیوں نے آپ کا مصلی اور کپڑے چھین لئے ،، (تاریخ اسلام اولین ص/ ۳۲۵)

ایک نہائت ثقہ،معتدل، شیخ الحدیث ،اور دنیائے تصوف میں بلند مقام کی حامل ہستی نے اپنے علما میں درج ذیل تحریر بھیجی جو اس تحریر کے قابل اعتماد ہونے کی کافی دلیل ہے راقم بھی من وعن اسے ہدیہ قارئین کر رہا ہے ملاحظہ فرمائیں

چودہ سو سالوں سے جہاں کہیں بھی کوئی مسلمان شہید ہوتا ہے اس کے پیچھے مجوسیوں کا ہی ہاتھ ہوتا ہے ۔۔۔امیر المومنین حضرت عمر ۔۔۔۔امیر المومنین حضرت عثمان ۔۔۔امیر المومنین حضرت علی ۔۔۔امیر المومنین حضرت حسن ۔۔۔۔امیر المومنین حضرت حسین کی شہادت سے لیکر آج تک کے جتنے مسلمان شہید ہوئے ہیں ان سب کے پیچھے یہی شیعہ مجوسی ہی ہوتا ہے اور مسلمانوں کو آپس میں لڑانے والے جنگ جمل صفین بھی ان منافقین نے ہی لڑائی ہے ۔۔۔الجزیرہ عربی کے پروگرام ،،اتجاہ معاکس،،کے،،اینکر پرسن،،ڈاکٹر فیصل قاسم نے کہا ہے کہ عراق کے مشہور شیعہ رہنما مقتدی الصدر کے معاون نے ایک مضمون لکھا ہے جس کا نام ہے

،،ہم بے حیا قوم ہیں،،

مضمون میں مندرجہ ذیل حقائق پر روشنی ڈالی ہے ہم اپنے بچوں کو کیا بتائیں گے؟

حسین کو عراق بلا کر کربلا میں بے یارو مددگار چھوڑنے والے مختار سقفی (شیعہ) تھے۔

عباسی خلیفہ کے خلاف سازش کر کے تاتاریوں سے ملنے والے ابن علقمی (شیعہ) تھے۔

ہلاکو خان کا میک اپ کرنے والے نصیر الدین طوسی (شیعہ) تھے۔

تاتاریوں کو بغداد میں خوش آمدید کہنے والے (شیعہ) تھے۔

شام پر تاتاریوں کے حملوں میں مدد کرنے والے (شیعہ) تھے۔

مسلمانوں کے خلاف فرنگیوں کے اتحادی بننے والے فاطمین (شیعہ) تھے۔

سلجوقی سلطان تغرل بیگ بساسیری سے عہد شکنی کر کے دشمنوں سے ملنے والے (شیعہ) تھے۔

فلسطین پر صلیبیوں کے حملوں میں ان کی مدد کرنے والا احمد بن عطا (شیعہ) تھے۔

صلاح الدین کو قتل کرنے کا منصوبہ بنانے والے کنز الدولہ (شیعہ) تھے۔

شام میں ہلاکو خان کا استقبال کرنے والا کمال الدین بن بدر التفلیسی (شیعہ) تھے۔

حاجیوں کو قتل کر کے حجر اسد کو چرانے والا ابو طاہر قرمطی (شیعہ) تھے۔

شام پر محمد علی کے حملوں میں مدد کرنے والے (شیعہ) تھے۔

یمن میں اسلامی مراکز پر حملہ کرنے والے حوثی (شیعہ) ہیں۔

عراق پر امریکی حملے کو خوش آمدید کر کے ان کی مدد کرنے والے سیستانی اور حکیم (شیعہ) ہیں۔

افغانستان پر نیٹو کے حملے کو خوش ائندہ کہہ کر ان کی مدد کرنے والے ایرانی حکمران (شیعہ) ہیں۔

شام میں امریکہ کی مدد اور بشار سے مل کر لاکھوں مسلمانوں کو قتل کرنے والے اور خلافت کی تحریک کا گلا گھونٹنے کی کوشش کرنے والے عراقی حکمران ایرانی حکمران اور لبنان کی حزب اللہ (شیعہ) ہیں۔

خلافت عثمانیہ کے خلاف بغاوت کر کے لاکھوں مسلمانوں کو قتل کرنے والا اسماعیل صفوی (شیعہ) تھے۔

برما کے مسلمانوں کے قتل پر بت پرستوں کی حمایت کا اعلان کرنے والا احمد نجاد (شیعہ) ہے۔

شام کے لوگوں پر بشاری کی بمباری کی حمایت کرنے والا اور اس کو سرخ لکیر قرار دینے والا خامنئی (شیعہ) ہے۔

صحابہ کو گالیاں دینے والے اور خلفائے راشدین اور امہات المومنین کے بارے میں شرمناک باتیں لکھنے والے قلم (شیعہ) ہیں۔

سلطان ٹیپو کے خلاف انگریزوں سے ملنے والے میر جعفر اور میر صادق (شیعہ) تھے۔
اگر سارے واقعات لکھے جائیں تو کئی جلدوں کی کتاب تیار ہو سکتی ہے ہم اپنی نسلوں کو کیا جواب دیں گے؟

دو عینی گواہ

تا قیامت سلامت با کرامت رہنے والے دین اسلام میں اپنے دعوی کو ثابت کرنے کے لئے شہادت کا جو نصاب مقرر فرمایا ہے اس کے مطابق دو مسلمان عاقل بالغ عادل عینی شاہد دعوی کے مطابق ایسی گواہی دے دیں جس کے سامنے جرح بے بس ہو جائے تو دعوی کے مطابق مدعی کا حق مان لیا جاتا ہے ہمارا دعوی یہ ہے کہ عالمی منظرنامے کے نقار خانے پر جس ملک کو اسلامی ملک کے روپ میں پیش کیا جا رہا ہے وہ صرف اسلام کا دشمن ہی نہیں ایسا بدترین دشمن ہے جس کی دشمنی شازشوں کی ایسی پیچ دار اور خادار گرہوں میں بندھی ہوتی ہے کہ خوشامند و چاپلوسی میں سر بندان کی دشمنی کا شکار ہونے والا تباہی کے منہ میں داخل ہونے سے پہلے ان کو اصلی روپ میں دیکھ ہی نہیں سکتا لہذا یہ ملت اسلامیہ کے خلاف تین ملکوں کا ایک نہائت شاطرانہ وار ہے جس لقمہ گریٹر اسرائیل کی راہ میں حائل اسلامی ریاستیں بننے والی ہیں

جس ایران کو اسلامی دنیا کا نجات دہندہ دکھایا جا رہا ہے اس کا اصلی چہرہ ایسے گواہوں کی زبانی ملاحظہ فرمائیں جو عاقل، بالغ، عادل، مسلمان ہی نہیں بلکہ انسانیت کے حقیقی خیر خواہ اور درد دل رکھنے والے انسان ہیں یہ وہ حضرات ہیں جنہوں نے کسی مورخ، مبلغ سے سن کر نہیں خود آنکھوں سے دیکھ کر اور اپنے سامنے بیتا حال بیان کیا ہے پہلے گواہ تہران میں پاکستانی سفارت خانے کے ایک دیانت دار اور فرض شناس افسر جناب محترم نذیر احمد صاحب ہیں جنہوں نے ایران میں برپا ہونے والے انقلاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور انقلابیوں کو انصاف کے میزان پر پرکھا پھر اپنے ملک کو حقیقت حال سے آگاہ کیا نیز اپنی ملت تک درست صورت حال پہچانے کے لئے کئی کتابیں تصنیف کیں جن میں ایک مایہ ناز کتاب،، ایران افکار و عزائم،، بھی ہے اس کتاب کے آخری دو عنوان اپنے دعوی کی شہادت کے طور پر پیش خدمت ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

ایران اور امریکہ

۱۹۷۰ کے آخری عشرہ میں جب ایران کے حکمران رضا شاہ نے امریکہ کو آنکھیں دکھانا شروع کر دیں تو امریکہ نے اس کو معزول کرنے اور اس کے قائم مقام کی تلاش کے سلسلہ میں ضروری کاروائی شروع کر دی۔

اس دوران امریکی سی ائی اے نے اپنی ایک خفیہ رپورٹ میں سفارش کی کہ خمینی جو کہ ایک بااثر شیعہ ملا ہے امریکہ کی عین توقعات کے مطابق شاہ کا متبادل ہوسکتا ہے اور اس خطہ میں امریکہ کے اسلام دشمن عزائم کی تکمیل کے لیے بہت مددگار وہ معاون ثابت ہوسکتا ہے۔

چنانچہ جوں ہی آیت اللہ خمینی عراق سے ملک بدر ہو کر فرانس پہنچے صدر کارٹر نے اپنے ایک چوٹی کے آفیسر رمزے کلارک کو پیرس بھیجا۔ رمزے کلارک سے خمینی کی کئی خفیہ ملاقاتیں ہوئیں اس نے خمینی کو امریکہ کی مکمل حمایت کا یقین دلاتے ہوئے معلوم کیا کہ فی الوقت ان کی کیا مدد کی جاسکتی ہے۔

آیت اللہ خمینی نے واضح کیا کہ ایرانی عوام کی شاہ سے دشمنی اور اس کے خلاف انقلاب کی اصل بنیاد امریکہ سے سخت نفرت ہے لہذا ان حالات میں امریکہ سے کسی قسم کے کھلے روابط کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا البتہ اگر امریکہ چاہے تو در پردہ دونوں فریق ایک دوسرے کے خلاف دشنام تراشی اور مخالفت کا تاثر دیتا رہے۔ ساتھ ہی امریکہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے شاہ کو جتنی جلدی ممکن ہو ایران چھوڑنے پر مجبور کر دے اور یقینی بنائے کہ اس کو کسی صورت کسی ملک میں پناہ نہ ملے۔

باہمی مفاہمت کے اس خفیہ معاہدہ کے بعد امریکی انتظامیہ نے شاہ پر دباؤ بڑھانا شروع کر دیا کہ وہ ایک غیر فوجی حکومت تشکیل دے کر عارضی طور پر ایران سے چلا جائے اس لیے کہ اس کی موجودگی میں ملک میں حالات بہتر ہونے کی کوئی امید نظر نہیں آتی، حالات سازگار ہونے پر وہ واپس آسکے گا۔

چنانچہ سات فروری ۱۹۷۹ کو امریکہ کے ایک اعلی آفیسر ایئر فورس جنرل روبرٹ ہائسر اپنے ساتھ صدر کارٹر کا ذاتی پیغام لے کر تہران پہنچے اور شاہ کو عارضی طور پر ملک چھوڑنے کے لیے راضی کر لیا شاہ کے ملک چھوڑتے ہی خمینی کے لیے ایران واپس آنے اور انقلاب بپا کرنے کے لیے راہ ہموار ہوگئی، امریکہ نے خمینی کی انقلابی حکومت کو ۲۴ گھنٹے کے اندر تسلیم کر لیا جبکہ شاہ نے اپنی سلطنت کے

سکوت کا ذمہ دار کارٹر کو ٹھہرایا۔

انقلاب کے بعد امریکی سفارت خانے پر انقلابیوں کے حملے اور اس کے عملے کو یرغمال بنانا امریکی حکومت کے لیے غیر متوقع نہ تھا یہ امر باعث حیرت ہے کہ انقلاب کے وقت سیکڑوں امریکی شاہ کی حکومت کے مختلف اداروں خصوصا وزارت جنگ میں بطور مشیر تعینات تھے لیکن اس دوران جہاں دوسرے ایرانی ہزاروں کی تعداد میں مارے گئے وہاں ایک امریکی کو بھی گزند نہ پہنچا بلکہ سب کو باحفاظت ملک بدر کردیا گیا یہ سارے واقعات دراصل امریکہ اور خمینی کے درمیان طے پانے والے خفیہ سمجھوتے پر عمل کا حصہ تھے تا کہ ایرانی عوام کو دھوکہ میں رکھا جاسکے۔

انقلاب کے دوران ایران کے ہوائی اڈے ہر قسم کی آمدورفت کے لیے بند کردیے گئے تھے لیکن ان ہوائی اڈوں پر خصوصا تہران میں امریکی ہوائی جہازوں کی آمدورفت اور امریکی باشندوں کو لے جانے کا سلسلہ بغیر کسی روک ٹوک کے انقلاب کے بعد تک بھی جاری رہا۔

۱۹۷۹ کے اواخر میں ایک ایرانی اخبار نے اطلاع دی کہ چند امریکی ہیلی کاپٹر اپنے یرغمالیوں کو رہا کروانے کے لیے ایک خفیہ مشن پر ایک رات تہران پہنچے لیکن ان کا یہ مشن بری طرح ناکام رہا بعد میں پتہ چلا کہ یہ ایک من گھڑت کہانی تھی اور اس کا واحد مقصد خمینی کی نام نہاد روحانی قوت کی تشہیر تھی۔

انقلاب سے لے کر آج تک ایرانی عوام کو فریب دینے اور دنیا کو گمراہ کرنے کے لیے دونوں ملکوں کے حکمران ایک دوسرے کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے رہتے ہیں خمینی امریکہ کو شیطان بزرگ کہتا تھا اور امریکہ ایران کو بین الاقوامی دہشت گرد کے نام سے نوازتا ہے لیکن یہ سب کچھ دونوں کی حکمت عملی کے عین مطابق ہے۔

ہمارے وطن کے پڑھے لکھے لوگ یہاں تک کہ ہمارے اخبار نویس بھی اس پرفریب پروپیگنڈے سے اس حد تک گمراہ اور متاثر ہو چکے ہیں کہ پاکستان میں کثیر تعداد میں شائع ہونے والے اخبار بھی امریکہ کی دھمکیوں کے خلاف ایران کی حمایت اور ہمدردی میں لمبے چوڑے اداریے اور تبصرے لکھتے رہتے ہیں شاید ان کو یہ معلوم نہیں کہ یہ سب کچھ صرف دنیا کی آنکھوں میں دھول جھکنے کی ایک عیارانہ چال ہے جو زبانی جمع خرچ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔

گو دونوں ملکوں کے سیاسی تعلقات اب تک منقطع ہیں اور ایرانی ذرائع ابلاغ اور مذہبی رہنما اس

صورتحال کو بظاہر قائم رکھنے کا تاثر دیتے ہیں لیکن اس کے باوجود دونوں ملکوں میں اعلی سطح پر روابط اور گہرا خفیہ تعاون جاری ہے۔

اپریل ۱۹۹۱ میں ایک امریکی جہاز ایران کے لیے دوائیں اور دوسرا امدادی سامان لے کر اچانک تہران کے ہوائی اڈے پر اترا ایرانی اخبار نے اس کی آمد پر حیرانی کا اظہار کیا اور سخت تنقید کی لیکن تہران کی مذہبی حکومت نے اس واقعہ کی کوئی وضاحت نہیں کی۔

ستمبر 1991 میں لندن کے ایک عربی اخبار نے خبر دی کہ ایران اور امریکہ کے اعلی افسران بیروت میں خفیہ مذاکرات میں مصروف ہیں اور یہ کہ اس ملاقات کی رازداری کو یقینی بنانے کے لیے یہ بات چیت ایک مشہور لبنانی شخصیت کے گھر ہو رہی ہے خبر میں بتایا گیا کہ یہ بات چیت لبنان میں ایران کی پروردہ ملیشیا حزب اللہ کے قبضے میں امریکی یرغمالیوں کی رہائی کے لیے ہو رہی ہے اس رہائی کے بدلے میں ایران کو کئی سو ملین ڈالر حاصل ہوں گے۔

دی نیوز راولپنڈی ۸، دسمبر ۱۹۹۱ کے مطابق ۱۹۸۰ کے عشرے میں ایران عراق جنگ کے دوران امریکہ نے کروڑوں ڈالر کا قیمتی اسلحہ بھیجنے کے لیے پاکستان کی سرزمین کو استعمال کیا اور ترسیل اسلحہ کی یہ کارروائی خفیہ طور پر پشاور سے کی جاتی رہی اور تین سال تک جاری رہی۔

رپورٹ میں پاکستانی اور اسرائیلی خفیہ اداروں کے حوالے سے بتایا گیا کہ یہ ترسیل اسلحہ کی کاروائی کرنے والی جماعت پاکستانی حکومت کی معاونت سے پشاور میں کئی سال مقیم رہی۔

اطلاعات میں بتایا گیا کہ اس کاروائی کی تمام تر تفصیلات ایک یہودی افسر اے ڈی مناشے کی رپورٹ سے لی گئی ہیں یہ افسر اسرائیل کی وزارت دفاع میں دس سال تک اس کمیٹی کا رکن رہا ہے جس کے ذمہ ایران کو امریکن اسلحہ کی باقاعدہ لیکن خفیہ ترسیل کا کام سپرد تھا وہ پاکستان میں ایران کو امریکی اسلحہ بھیجنے کی کاروائی کی نگرانی کے سلسلہ میں ۱۹۸۵ میں پشاور آیا تھا۔

مناشے کے مطابق اس امریکی خفیہ کاروائی میں دوسرے کئی پاکستانیوں کے علاوہ فضل حق (سرحد کا سابق گورنر) بھی شریک رہا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سابق سربراہ عارف الحسینی، صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق اور جنرل فضل الحق کا قتل کسی نہ کسی طرح اس کاروائی میں ملوث ہونے کا منطقی نتیجہ تھا۔

پشاور کے انگریزی روزنامہ فرنٹیئر پوسٹ مورخہ (۱۳۔۱۱۔۹۱) نے بھی اپنی پانچ کالمی رپورٹ میں لکھا کہ امریکی سی ائی اے نے ۱۹۸۴ سے ۱۹۸۶ تک پاکستان کے ذریعے ایران کو کئی بلین ڈالر کا اسلحہ سمگل کیا۔۔۔۔۔

نیو یارک ٹائمز۔(۹ جنوری ۱۹۹۱) نے خبر دی کہ ایران کو کئی بلین ڈالر قیمت کا اسلحہ بیچنے کے لیے امریکی حکومت نے اسرائیل کو ۱۹۸۰ کی دہائی میں جب عراق سے ایران کی جنگ ہو رہی تھی اجازت دی تھی۔

اس اخبار نے امریکی اور اسرائیلی خفیہ اداروں کے حوالے سے لکھا کہ یہ کاروائی ایک معاہدہ کے تحت ہوئی جو امریکی وزیر خارجہ ہیگ اور اسرائیلی وزیراعظم بیگن کے درمیان طے پایا تھا اس معاہدے کے تحت کئی سو بلین ڈالر کا اسلحہ اسرائیل کے ذریعے ایران کو دیا جاتا رہا۔

ہانگ کانگ کے ہفت روزہ میگزین فار ایسٹرن اکانومک ریویو نے (۱۱۔۱۲۔۹۱) کو لکھا کہ افغان مجاہدین کو بھیجا جانے والا ۶۰۰ ملین ڈالر کا امریکی اسلحہ ۱۹۸۰ کی دہائی میں ایران کو پہنچتا رہا۔ اخبار نے لکھا کہ یہ ہتھیار جن میں آرٹلری اور اینٹی ٹینک شکن میزائل شامل تھے اس اسلحہ کے علاوہ تھا جو ایران کو ۱۹۸۶ کے ،،ایران کونٹرا،، سکینڈل کے تحت دیا گیا۔

بتایا گیا ہے کہ اس آمدنی کو امریکی حکومت نکاراگوآ کے باغیوں کے خلاف خفیہ طور پر استعمال کر رہی ہے۔ یاد رہے اس کاروائی پر امریکن کانگرس نے پابندی لگا رکھی ہے۔

ایران کی خبر رساں ایجنسی ارنا نے (۲۲۔جنوری۔۹۲) کو بتایا کہ صدر رفسنجانی نے ایک حکم کے ذریعے اپنے عوام اور فوجی حکام کو امریکہ کے خلاف توہین آمیز نعرے لگانے سے منع کر دیا ہے، اس سے پہلے جمعہ کے ہفتہ واری اجتماعات اور فوجی پریڈوں میں امریکہ کے خلاف نعرے لگانا ایک معمول بن چکا تھا۔

۹ مارچ ۱۹۹۲ کے ایرانی اخباروں نے امریکہ کے اس بیان کی شدید مذمت کی کہ وہ شمالی کوریا کے بحری جہاز جو ایران کے لیے سکڈ میزائل لے کر جا رہا تھا پر قبضہ کر لے گا اخباروں نے لکھا کہ ایران کو ہر قسم کے اسلحہ سے اپنے آپ کو لیس کرنے اور اپنے علاقے کا پوری قوت سے دفاع کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔

ایران کے ایک خفیہ ریڈیو (کردستان ریڈیو) نے (۱۴۔مارچ ۱۹۹۲) کو کہا کہ مارچ کے شروع میں جب شمالی کوریا کا ایک بحری جہاز ایران کے لیے سکڈ مزائل لے کر جا رہا تھا تو امریکی حکومت اور اس کے اہلکاروں نے اس کے پتہ چلنے پر بڑا شور مچایا اور اعلان کیا کہ بحری جہاز کو ایران پہنچنے سے پہلے ہی پکڑ کر سکڈ مزائلوں پر قبضہ کر لیا جائے گا۔

دنیا اس امریکی کاروائی کا انتظار ہی کر رہی تھی کہ امریکہ نے اچانک یہ انکشاف کیا کہ امریکی جنگی جہازوں کا شمالی پوریا کے اس جہاز سے رابطہ کٹ گیا ہے بعد میں یہ بتایا گیا کہ یہ جہاز سکڈ مزائلوں کو لے کر پہلے ہی ایرانی بندرگاہ بندر عباس پہنچ چکا ہے ریڈیو نے بتایا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ امریکہ اور ایران کی مذہبی حکومت ماضی میں بھی اس قسم کے ڈرامے رچاتی رہی ہے لیکن حالیہ کھلے مضحکہ خیز ڈرامے کا انداز انتہائی بھونڈا نا قابل فہم اور غیر پیشہ ورانہ نظر آتا ہے۔

ریڈیو نے مزید کہا کہ ماضی میں بھی دنیا ان ملکوں کی اس قسم کی غیر حقیقی اداکاری اکثر دیکھ چکی ہے یاد ہوگا کہ امریکہ اور ایران کی مذہبی حکومت کے درمیان ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈا مہم کی انتہائی شدت کے دوران بھی امریکہ اسرائیل کو اسلحہ سے لدے ہوئے جہاز تسلسل سے بھیجتا رہا ہے ریڈیو نے کہا کہ شمالی کوریا کے بحری جہاز کا پہلے امریکی نظروں سے اوجھل ہونے اور پھر بندر عباس پر اس کے اچانک ظاہر ہونے کے بیانات سے یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ دونوں ممالک کی حکومتوں کے درمیان کوئی نہ کوئی خفیہ معاہدہ یا ملی بھگت ضرور ہے۔

ریڈیو کردستان نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیشہ کی طرح ایران کی مذہبی حکومت نے اپنی دورخی حکمت عملی کے تحت اپنے عوام اور دنیا کو مغالطہ میں رکھنے کی خاطر پہلے امریکہ کے معاندانہ رویے کے خلاف بظاہر بڑا شور و غوغہ برپا کیا لیکن سکڈ مزائلوں کے باحفاظت بندر عباس پہنچنے کی خبر پر ظاہر کیا کہ امریکی ایجنسیوں کا مفلوج ہو جانا دراصل ایران کے حق میں قدرت کا ایک کرشمہ ہے۔

ریڈیو نے کہا کہ وہ لوگ جو ایران کے مذہبی حکمرانوں کی سوچ اور حکمت عملیوں کا ادراک رکھتے ہیں انہیں اس بات کا بخوبی علم ہے کہ ان حکمرانوں نے امریکہ اور اسرائیل (بظاہر دشمن) کے ساتھ اپنے ناجائز کاروبار کے راز کو کس حد تک منافقت اور ریاکاری کے پردہ میں چھپا رکھا ہے اور کس طرح اپنے عوام اور ساری دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکتے رہے ہیں۔

۱۹۷۱ میں انگریزوں کے خلیج سے نکلنے کے فورا بعد شاہ ایران نے خلیج کے دو بڑے جزیروں تمب الکبری اور تمب الصغری (جو متحدہ عرب امارات کی ریاست راس الخیمہ کا حصہ تھے) پر بزور قبضہ کر لیا۔ باوثوق ذریعوں سے معلوم ہوا کہ اس غاصبانہ کاروائی میں شاہ کو امریکہ اور بعض مغربی ملکوں کی پشت پناہی اور حمایت حاصل تھی۔

دبئی کے نزدیک خلیج کے ایک اور جزیرہ ابوموسی (جس کا ۳/۴۔ رقبہ شارجہ کے زیر زیر کنٹرول تھا) پر مکمل قبضہ کرنے کے لیے ایران کی مذہبی حکومت نے ۱۹۹۱ میں ایک پروگرام مرتب کیا تھا اور اس کی تکمیل کے لیے بالاخر مارچ ۱۹۹۲ میں ایرانی فوجیں اس جزیرہ پر مکمل کنٹرول حاصل کرنے کے لیے چڑھ دوڑیں اور شارجہ حکومت کی تمام تنصیبات کو قبضہ میں لے کر اور مقامی باشندوں کو نکال کر وہاں اپنا جنگی ساز وسامان پہنچا دیا۔ امریکہ یا اس کے کسی اتحادی نے اس بحری قزاقی پر ایران کی کوئی مذمت نہ کی۔

بغداد کے عربی اخبار التھوارا (۱۰۔ اپریل۔ ۹۲) نے لکھا کہ ایران کو اس کاروائی میں امریکہ اور برطانیہ کی پشت پنائی حاصل رہی تا کہ خلیج کی عرب ریاستوں کو اپنی کمزوری اور بے بسی کا احساس دلا کر اس خطہ میں اپنی فوجوں کی موجودگی کے لیے جواز پیدا کیا جا سکے۔

دی نیوز راولپنڈی (۹ جنوری ۱۹۹۳) کے مطابق امریکی اسلحہ کے ماہر ڈونلڈ ماہلے نے کہا ہے کہ امریکہ بڑے پیمانے پر کیمیکل ہتھیار بنانے میں ایران کی مدد نہیں کر رہا۔۔۔ جب ان سے امریکہ کی طرف سے ایران کو بڑے پیمانے پر کیمیکل مواد کی سپلائی کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ انہیں اس کا علم نہیں ہے لیکن اس بات کا پورا یقین ہے کہ ایران کو دیا جانے والا کیمیکل مواد بلا شبہ تجارتی مقاصد کے لیے ہی ہو سکتا ہے۔

امریکہ کے خفیہ ادارے کے ایک ریٹائرڈ افسر ڈاکٹر جون کولمین نے اپنی کتاب،،

The Conspirators Hierarchy

,The story of 300

جو کہ امریکہ میں ۱۹۹۲ میں شائع ہوئی اس میں خمینی اور ایرانی انقلاب کے متعلق بڑے اہم انکشافات کیے ہیں اس نے لکھا ہے کہ

اس کمیٹی کا ایک بڑا مقصد مذہبی آزاد خیالی کو فروغ دینا، دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کی بیخ کنی اور مسلم برادرہڈ اور مسلم بنیاد پرست جیسے گروہوں کی افزائش ہے۔ ان عزائم کی روشنی میں برطانیہ کی خفیہ فوجی ایجنسی ایم ۱۶ نے خمینی کو تخلیق کیا، وہ عراق میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہا تھا جب ایم۔۱۶ نے اسے شاہ ایران کی جانشینی کے لیے منتخب کیا۔ اس تنظیم نے اسے فرانس پہنچایا اور وہاں اس کے قیام کے سلسلے میں تمام اخراجات برداشت کیے اور پھر ایم۔۱۶ اور سی ائی اے نے مناسب وقت پر اسے شاہ کے خلاف شیعہ انقلاب کی رہبری کے لیے ایران بھیجنے کا بندوبست کیا۔

ڈاکٹر کولمین نے لکھا: انقلاب کے بعد خمینی نے تہران میں امریکی سفارت خانے پر قبضہ کرلیا اور کئی سو امریکی یرغمالی بنا لیے اس کے باوجود کارٹر اور اس کے جانشین رونلڈ ریگن نے ایران کو اسلحے کی فروخت جاری رکھی کیونکہ اگر امریکہ ایسا نہ کرتا تو خمینی اپنے ملک میں افیون کی تجارت پر برطانیہ کی اجارہ داری ختم کر دیتا۔

یہ بتانا بے موقع نہ ہوگا کہ خمینی کے ایران پر قبضہ کے بعد افیون کی پیداوار آسمان سے باتیں کرنے لگی اور ۱۹۸۴ میں یہ ۶۵۰ میٹرک ٹن سالانہ تک پہنچ گئی۔

اقوام متحدہ اور w h o کے اعداد وشمار کے مطابق خمینی کے افیون کے متعلق کشادہ دل رویے کے باعث ایران میں نشہ کے عادی لوگوں کی تعداد دو ملین سے تجاوز کرگئی۔

ایران کے وزیر دفاع اکبر تورکان نے (۸ جون ۹۳) کو اخبار نویسوں کو بتایا کہ امریکی فوجیوں کی خلیج میں موجودگی ایران کے لیے کسی قسم کے خطرے کا باعث نہیں۔ انہوں نے کہا کہ خلیج کے علاقے میں امریکہ ایران کو نہ تو دھمکیاں دے رہا ہے اور نہ ہی ہم اس کے لیے کسی خطرے کا باعث ہیں۔

ایران امریکہ تعلقات کی نوعیت یعنی بین الاقوامی سطح پر ایک دوسرے سے بظاہر دشمنی کا اظہار لیکن در پردہ باہمی تعاون کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ عراق کے ساتھ اپنی آٹھ سالہ جنگ میں ایران اپنے عزائم یعنی صدام حسین کو برطرف کر کے وہاں شیعہ انقلاب لانے میں خود تو کامیاب نہ ہو سکا لیکن ایران کی جانب سے یہی کام انجام دینے کے لیے اب امریکہ سرگرم عمل ہے۔

ادھر افغانستان میں بھی طالبان کے خلاف ایران اور امریکہ کا تعاون ایک کھلی حقیقت ہے انہوں نے روس اور ہندوستان کے ساتھ مل کر طالبان دشمن دھڑوں کی مدد کے لیے مزار شریف میں جدید اسلحہ

کے انبار لگا دیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔گزشتہ سال راقم نے اپنی دس جلدوں میں مکمل ہونے والی کتاب
iran significaants
کی اشاعت کے سلسلے میں ,usis, کے ایک امریکی افسر سے ملاقات کی۔ دوران گفتگو شیعہ ایران کے عقیدے تقیہ کا ذکر میری طرف سے یہ ظاہر کرنے کے لیے ہوا کہ یہ صریحا ایک منافقانہ حکمت عملی ہے میری بات کو رد کرتے ہوئے امریکی نے برجستہ کہا۔

don,t you think it is a very effective way to deal with others,,?

آپ کا کیا خیال ہے کہ،،تقیہ،، دوسروں سے معاملات طے کرنے کے لیے ایک بہترین اور موثر حکمت عملی نہیں ہے؟

ایران اور اسرائیل

ایران میں یہودیوں کی ابادی کئی لاکھ افراد پر مشتمل ہے مالی لحاظ سے یہ فرقہ خوشحال ترین سمجھا جاتا ہے ایران میں یہ نہایت منظم طبقہ ہے جہاں اس کے اپنے سکول ہسپتال عبادت گاہیں اور دوسرے رفاعی ادارے قائم ہیں۔

آتش پرست ایران اور یہودیوں کے درمیان روابط کی تاریخ اس قدیم دور سے شروع ہوتی ہے جب بابل ایران کے طاقتور حکمران بخت نصر نے یہودی فلسطین پر چڑھائی کر کے ان کو شکست دی، ہیکل داؤدی کو مسمار کر ڈالا، تورات کے تمام دستیاب نسخے نظر آتش کر دیے اور لاکھوں یہودی عورتوں اور مردوں کو غلام بنا کر اپنے ساتھ ایران لے گیا۔ جہاں وہ غلامی کی زندگی بسر کرتے رہے۔ بعد میں آنے والے ایرانی شہنشاہ سائرس نے انہیں آزاد فلسطین جانے کی اجازت دے دی۔لیکن تھوڑے سے یہودی واپس گئے باقی ایران میں آباد چلے آرہے ہیں اور ایران کی ایک موثر اقلیت ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینہ منورہ سے جب یہودی نکالے گئے تو انہوں نے مجوسی علاقوں کو اپنے لیے محفوظ ترین سمجھا اور بیشتر وہاں جا کر آباد ہو گئے۔

ایران کے بادشاہ رضا شاہ نے اسرائیل کی حکومت کو تسلیم کر رکھا تھا اور اس کے دور میں دونوں

ممالک کے درمیان تعلقات بڑے گہرے تھے اور سفارتی سطح پر ایک دوسرے کے ساتھ بڑی گرم جوشی کا مظاہرہ ہوتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ایران کی خفیہ تنظیم ساواک اور اسرائیل خفیہ تنظیم موساد کے درمیان گہرا تعاون تھا اور ساواک کا عملہ اسرائیل میں موساد کی زیر نگرانی تربیت حاصل کرتا تھا۔

شاہ کی نظر میں اسرائیل کے ساتھ اس کے مضبوط تعلقات مشرق وسطی میں عراق شام اور مصر (ناصر کے زمانے میں) کے ساتھ روس کے بڑھتے ہوئے رشتوں کا موثر توڑ تھے۔

ایران اور اسرائیل کے درمیان فوجی معاہدے اور ایران کو اسرائیلی اسلحے کی ترسیل بھی ڈھکی چھپی بات نہ تھی۔ اطلاعات کے مطابق صرف امریکہ انگلینڈ اور دوسرے مغربی ممالک ہی ایران کو اسلحہ فراہم کرنے میں پیش پیش نہ تھے اس دور میں اسرائیل بھی کسی سے پیچھے نہ تھا اور تیل کی درآمدات کے بدلے ایران کو نہایت جدید قسم کا اسلحہ بیچ رہا تھا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق ایران نے اسرائیل سے طیارہ شکن جرائل میزائل اور فوج کے لیے اعلی قسم کا برقی ترسیلی سسٹم بھی خریدا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ انقلاب کے بعد آیت اللہ خمینی نے ایرانی یہودیوں کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے اعتراف کیا کہ انہوں نے ایرانی انقلاب کے لئے ایرانیوں کا بڑا ساتھ دیا ہے؛

ایران کے نئے آئین میں مذہبی اقلیتوں کی نمائندگی کے لیے مجلس میں پارسیوں یہودیوں اور آشوری عیسائیوں کے لیے ایک ایک اور آرمینی عیسائیوں کے لیے دو نشستیں مخصوص کر دی گئی ہیں سنیوں کو شیعہ کے زمرے میں رکھ کر ان کی الگ حیثیت تسلیم نہیں کی گئی اور نہ ہی ان کو مذہبی اقلیت سمجھا گیا اس لیے ان کے لیے ایرانی مجلس میں کوئی نشست مخصوص نہیں کی گئی۔

۱۹۹۱ میں جب ایران کے سرکاری حلقوں میں اسرائیلی حکومت کو تسلیم کیے جانے کی باتیں ہونے لگیں تو ریڈیو تہران نے اپنے ایک تبصرے میں (۱۳ اپریل ۹۱) فریب دیا کہ عرب اور مسلم ملکوں کو اسرائیل کو تسلیم کرنے کے سلسلے میں نہایت محتاط رویہ اختیار کرنا چاہیے اس لیے کہ اسرائیلی حکومت کو تسلیم نہ کرنا ہی ان کے حق میں اب تک مثبت اور موثر اقدام رہا ہے۔

بغداد کے عربی روزنامہ الثورہ (۲۸۔۰۷۔۱۹۹۱) نے مکار شیطان (ایران) اور صیہونیت کے درمیان خفیہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ ایرانیوں کے قول اور فعل میں بڑا تضاد ہے اور اس کی دورخی حکمت عملی صاف عیاں ہے، وہ دنیا کو دکھانے کے لیے خاص قسم کے نعروں کی بانگ لگاتے

ہیں لیکن ان کا عمل ان نعروں کی نفی کرتا ہے۔

ایران اور اسرائیل کے درمیان فوجی معاہدوں اور بڑھتے ہوئے رشتوں کا ذکر کرتے ہوئے اس اخبار نے لکھا ہے کہ ایران کی ملا حکومت نے اپنا بدصورت چہرہ دنیا پر خاص طور پر عرب ملکوں پر بے نقاب کر دیا اور اپنا فتنہ انگیز کردار سب پر واضح کر دیا ہے۔

اخبار نے ایرانی حکمرانوں کا عرب ملکوں کے لیے تشویش کا اظہار اور فلسطین کو آزاد کرانے کے لیے جہاد کے پرچار کو مضحکہ خیز قرار دیا۔ ایران کے مکار حکمران آخر اس طرح کی کس قسم کی سستی سیاسی منافقت کا مظاہرہ کرتے ہیں؟ اخبار نے پوچھا۔

قاہرہ کے عربی روزنامہ الجمھوریہ (۲ فروری ۹۳) نے ایران اور اسرائیل کے درمیان تعاون وروابط کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ ایرانی حکمرانوں کے بیانات اور عملی کارگزاریوں میں ہمیشہ تضاد ہوتا ہے۔ لیکن ان کا یہ طرز عمل حقیقت اور موجودہ اصلیت کو نہیں بدل سکتا۔

اخبار نے مزید لکھا کہ ایران اسرائیل کے خلاف کوئی مضبوط موقف اس لیے اختیار نہیں کر سکتا کہ دونوں کے درمیان انتہائی قریبی اور گہرا تعاون ہے ان کی دلچسپیاں اور ان کے باہمی مفادات عام تصور سے کہیں زیادہ مشترک اور ہم آہنگ ہیں۔

اخبار نے آگے چل کر لکھا کہ یہ اسی طرح ہے کہ جہاں ایرانی حکمران واشنگٹن کو بظاہر برا بھلا کہتے ہیں لیکن امریکہ کے ساتھ ان کے روابط نہ صرف خفیہ طور پر جاری و مضبوط ہوتے ہیں بلکہ دن بدن مضبوط ہو رہے ہیں۔ یہ بات کافی دلچسپ ہے کہ ایرانی آیت اللہ امریکی پارچہ جات، خورد ونوش کی اشیاء اور امریکی فلموں کو ترجیح دیتے ہیں، اور ڈھکے چھپے طور پر امریکی فلمیں وہ اپنی مخصوص خواب گاہوں میں ملاحظہ کرتے ہیں۔

ریڈیو قاہرہ نے اپنے تبصرہ میں (۲ مارچ ۹۳) کو کہا تہران میں حکمران طبقہ دنیا کے مسلمانوں کو اسلام کے نام پر کب تک بے وقوف بناتا رہے گا۔ یہ گروہ دہشت گردی کے اپنے عزائم پر پردہ ڈالنے کے لیے ایرانی انقلاب کو اسلامی ہونے کا دعوی کرتا ہے جبکہ اس حکومت کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں بلکہ اس کا مقصد دہشت گردی اور تخریب کاری کے ذریعے اپنے انقلاب کو دوسرے ملکوں کو برآمد کرنا ہے تاکہ ان ملکوں کے مسلمانوں کو دہشت زدہ کر کے علاقے میں غلبہ حاصل کیا جا سکے۔

ریڈیو قاہرہ نے سوال کیا کہ کیا عرب اور مسلمان بھول گئے کہ ان ایرانی ملاؤں نے گزشتہ سالوں میں جنوبی لبنان میں اپنی عسکری تنظیم حزب اللہ کے ذریعے کیا کردار ادا کیا؟ انہوں نے وہاں تباہی اور بربادی مچائی اور اس علاقے کے ایک حصے پر اسرائیلی قبضہ کروا دیا۔ کیا یہ کوئی اسلامی کارنامہ ہے؟ ریڈیو نے پوچھا۔

ریڈیو نے کہا کہ فلسطینی بھی جو اسرائیلی قبضہ سے نجات حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں ایرانی فریب کار حکمرانوں کے عزائم سے نہیں بچ سکے اور یاسر عرفات نے ان پر کھلے طور پر الزام لگایا ہے کہ دراصل یہ فلسطینیوں کی صفوں میں دراڑیں ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے انتباہ کیا کہ ایرانی حکمران طبقہ ان کے معاملات میں دخل دینا بند کر دے۔

ایران کے ایک خفیہ ریڈیو،، پرچم آزادی،، (۱۷۔فروری ۹۳) نے اپنے فارسی پروگرام میں انکشاف کیا کہ اٹھ سالہ ایران عراق جنگ کے دوران اسرائیل نے ایران کو کئی بلین ڈالر قیمت کے ہتھیار بیچے اور اپنے عیارانہ رشتے قائم رکھے۔

ریڈیو نے کہا کہ اب جب کہ اسرائیل کے ذرائع ابلاغ کے لہجے میں ایران کے متعلق ذرا سی تبدیلی آئی تو ہاشمی رفسجانی کی حکومت بے حد پریشان نظر آرہی ہے، ایرانی حکومت کے اندرونی ذرائع کے مطابق ان کے نمائندے یورپ کے مختلف شہروں میں اسرائیلی اہل کاروں سے ملاقات کے لیے کوشش کر رہے ہیں تا کہ رفسجانی کی غیر استدلالی حکمت عملی کے لیے اسرائیل کی حمایت دوبارہ حاصل کی جاسکے۔

لندن کے ماہنامہ امپیکٹ انٹرنیشنل نے اپنی جون۔ جولائی ۱۹۹۲ کی اشاعت میں لکھا کہ جنوبی لبنان میں اسرائیل اور ایران کی سرپرستی میں قائم شیعہ عسکری تحریک حزب اللہ کے درمیان کشمکش صرف ایک پروکسی جنگ ہے وگرنہ ایران اور اسرائیل دونوں کا صرف ایک ہی مشترکہ مقصد یہ ہے کہ مشرق وسطی میں امن مذاکرات کبھی کامیاب نہ ہوں۔

۲۸ فروری ۱۹۹۳ کو ایران میں یہودیوں کی تنظیم نے ایک اخباری بیان جاری کیا جس میں مغربی ذرائع ابلاغ کی ایران میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف منفی پروپیگنڈا کی شدید مذمت کی۔ بیان میں کہا گیا کہ ایران میں مذہبی اقلیتیں پرامن اور باعزت زندگی گزار رہی ہیں۔

یہودی تنظیم نے کہا کہ ایران میں اسلامی انقلاب کی برکت سے یہودیوں نے اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی میں زیادہ دلچسپی لینا شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے ان کے ،،سائنا گوگس،،(یہودی عبادت گاہیں) کی رونق بڑھ گئی ہے۔

قاہرہ کے عربی روزنامہ اخبار الیوم نے (۲۸ مارچ ۹۳) کو اطلاع دی کہ ایک بحری جہاز ۱۵۰ ملین ڈالر کا قیمتی (۱۰ ملین بیرل سے زیادہ) ایرانی تیل لے کر اسرائیل کی بندرگاہ ایلات پر پہنچ چکا ہے۔

اخبار نے یہ بات پیٹرولیم ارگوس میگزین کے حوالے سے بتائی اس میگزین نے اسرائیل اور ایران کے درمیان تعلقات کا بھی ذکر کیا اور لکھا کہ کچھ عرصہ پہلے دونوں ملکوں کے درمیان ایرانی تیل کے بدلے اسرائیلی اسلحہ کی سپلائی کا معاہدہ ہوا تھا۔

عرب کے سفارتی نمائیدوں نے اخبار الیوم کے نامہ نگار محمود صالح کو بتایا کہ ایران نے اپنے اس کاروبار کو دنیا کی نگاہ سے ہمیشہ پوشیدہ رکھا تا کہ اسرائیل کے ساتھ اس کے خفیہ مراسم اس کی فلسطین کے معاملے میں فریب کاری پر اثر انداز نہ ہوسکیں۔

بغداد کے عربی روزنامہ الثھو ارا نے اپنی اشاعت مورخہ (۳۰۔۸۔ ۹۳) میں لکھا کہ ایران میں اسلحہ کی دوڑ اسرائیل کے خلاف نہیں بلکہ دراصل عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں کے خلاف ہے یہ خبر کہ ۱۵۰ ملین ڈالر مالیتی ایرانی تیل اسرائیل پہنچ چکا ہے بالکل حیران کن نہیں۔ یہ بھی عجیب نہیں کہ ایرانی حکمران اپنے تیل کے بدلے اسرائیلی فوجی ساز وسامان خریدنے کا معاہدہ کر چکے ہیں۔

اخبار نے لکھا کہ تہران کے ملا حکمران یروشلم اور فلسطین کو آزاد کرانے کے لیے جھوٹے اور پرفریب نعرے لگاتے رہے ہیں لیکن یہ نعرے تہران کے حکمرانوں کے اصل مقاصد کو نہیں چھپا سکتے اور ان کے اسرائیل کے ساتھ گہرے فوجی تعاون پر پردہ نہیں ڈال سکتے۔

اخبار نے لکھا کہ اسرائیل اور ایران کے درمیان گہرے فوجی تعاون کی تصویر اب واضح ہوگئی ہے یہ قدرتی اور منطقی امر ہے کہ اسرائیل اپنا فوجی ساز وسامان تیل کے بدلے ایران کو دیتا رہے گا اس لیے اسے یقین ہے کہ یہ فوجی ہتھیار اس کے خلاف استعمال نہیں ہوں گے۔

اخبار نے سوال کیا کہ خمینی کے ایران نے اس بے انتہا فوجی ساز وسامان کا کیا کیا جو رضا شاہ

اسرائیل اور مغربی ملکوں سے خریدتا رہا ہے۔ یہ ملا حکمران آخر اپنے اندرونی بگڑتے ہوئے حالات کی طرف کیوں توجہ نہیں دیتے اور اس کی بجائے وہ اپنا سرمایہ اور زرمبادلہ لا حاصل مقاصد کے لیے کیوں ضائع کر رہے ہیں۔

قاہرہ کے عربی روزنامہ الاخبار (۷۔۹۔ ۹۳) نے اپنے تبصرے میں ایرانی حکمرانوں کے اس رویے کی شدید مذمت کی جس میں انہوں نے اسرائیل اور فلسطین کے درمیان معاہدے کی مخالفت کی تھی ،اخبار نے لکھا کہ ایرانی حکمرانوں کا یہ رویہ سمجھ سے بالاتر ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خود ایران اسرائیل کے ساتھ مختلف شعبوں میں اپنا گہرا تعاون جاری رکھے ہوئے ہے۔

(ایران افکار وعزائم ص/ ۲۵۳ تا ۲۶۸ ،مولفہ محترم نذیر احمد سابق رکن کلچر اٹیچی آفس پاکستانی سفاتخانہ تہران)

دوسری شہادت

شام کا ماضی قریب اور حال کوئی محتاج تعارف نہیں جو کوئی معمولی درجہ کا انسانی درد رکھتے ہیں ان سے صیادنہ، اسدیون، زینبیون، فاطمیون وغیرہ جیسے عنوانات مخفی نہیں ہوں گے شامیوں کا واسطہ بھی ایران سے ایسے حال میں پڑا ہے کہ شامی ان کا اصلی روپ ملاحظہ کر سکتے تھے کیوں کہ شامی جس حال میں تھے وہاں خوشامند و چاپلوسی کا کوئی موقعہ نہ تھا انہوں نے جو چہرہ دیکھا اور ان پر جو بیتی اسے ہم کسی عام آدمی کی زبانی نقل نہیں کر رہے کہ جن سے عام طور پر مبالغہ ،شدت ،اور افراط وتفریط کا مظاہرہ ہوتا رہتا ہے۔ یہ شام کے مفتی اعظم اور بزرگ عالم دین فضیلۃ الشیخ اسامہ الرفاعی ہیں جن کی گفتگو ان کے زہد وتقوی اور انصاف وعدل کی آئینہ دار ہے حال ہی میں یعنی ،٦ ، مارچ ٢٠٢٦ ،کو انہوں نے عالمی حالات پر اپنا موقف بیان فرمایا جس میں انہوں نے کہا

بھائیو! آج سے پہلے ہمارے بھائی استاذ انس خطیب نے اس منبر سے اس موجودہ جنگ کے بارے میں گفتگو کی جو کہ مختلف فریقوں کے درمیان جاری ہے اور جس کا اثر پورے خطے خاص کر ایران پر ہے۔لیکن اس انتشار میں جو نہ صرف ہمارے خطے بلکہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور جس کی قیادت (اللہ کی پناہ) سیاست دان کر رہے ہیں، اس سب کے درمیان میں آپ سے ایک بہت

ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

یہ انتشار اپنے اندر ایک دینی انتشار بھی لے کر آیا ہے۔ مطلب یہ کہ ہم میں سے بہت سے لوگ یہ فیصلہ نہیں کر پا رہے کہ مومن کون ہے اور کافر کون۔ کوئی کہتا ہے کہ تمام شیعہ کافر ہیں، کوئی کہتا ہے کہ نہیں تمام شیعہ مسلمان ہیں اور ہمیں ان کا دفاع کرنا چاہیے، کوئی کہتا ہے کہ بعض شیعہ کافر ہیں اور بعض مسلمان۔ یعنی بہت بڑی انتشار کی کیفیت ہے۔ ہمیں ان مصیبتوں اور قتل عام کا جو ہم نے اپنے ملک میں دیکھا، یہ تقاضا نہیں کرنا چاہیے کہ ہم کسی کی تعریف کریں یا اپنی آنکھیں اور عقل کو ان حقیقتوں سے ڈھانپ لیں جو ہم جانتے ہیں۔

اس لیے بھائیو! میں آپ کے ساتھ ایک مختصر تاریخی جائزہ لوں گا جو ہمیں بتائے گا کہ ہمارا موقف دین کی روشنی میں کیا ہونا چاہیے۔ دین ہی کی روشنی میں ہم افراد، گروہوں اور قوموں کا صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں۔

آگے شیخ نے نبی کریم ﷺ اور شیخین کے دور میں اسلام کے آگے بڑھتے سلسلے کو ذکر کر کے فرمایا ۔۔۔اس کے بعد مسلمان فارس میں گروہ در گروہ داخل ہوئے اور وہاں آباد ہو گئے۔ اللہ نے فارسی قوم کو بہت جلد اسلام کی عدالت، پاکیزگی اور محبت کا مشاہدہ کرنے کا موقع دیا، جس کی وجہ سے وہ لوگ بھی بڑی تعداد میں اسلام میں داخل ہوتے گئے۔ چنانچہ پوری فارسی قوم مسلمان ہو گئی۔

لیکن سیاسی، اقتصادی اور سماجی سطح پر ایک چھوٹے سے طبقے کو اسلام سے شدید نفرت تھی۔ وہ جانتے تھے کہ وہ اسلام کے مقابلے میں کھل کر نہیں آسکتے، اس لیے انہوں نے دوسرا راستہ اختیار کیا: انہوں نے اسلام میں داخل ہونے کا اعلان کیا، حالانکہ وہ جھوٹے تھے۔ وہ منافق بن کر اندر آئے اور پھر ان کا منصوبہ یہ تھا کہ وہ اسلام کو اندر سے خراب کریں، مسلمانوں کے عقائد میں بگاڑ پیدا کریں۔

اسلام سے جتنے بھی فرقے پھوٹے، ان سب کے پیچھے انہی لوگوں کا ہاتھ تھا۔ (واضح رہے کہ) زیادہ تر فارسی (ایرانی) پاک اور نیک ہیں۔ میں ان میں سے بہت سے اہل سنت علما کو جانتا ہوں، وہ بہت پرہیزگار اور نیک ہیں۔ خراسان کے علاقے میں آج بھی بہت سے اہل سنت فارسی آباد ہیں۔

بھائیو! یہ سرکش گروہ جو اسلام میں صرف ظاہری طور پر داخل ہوا اور منافقت اور تخریب میں اعلیٰ درجے پر تھا، انہوں نے لوگوں کے دین میں بگاڑ پیدا کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے اپنی طرف سے

نئی چیزیں گھڑیں اور انہیں دین سے منسوب کیا۔ یہ لوگ خلفائے راشدین، اموی اور عباسی دور میں بھی اسی منافقت اور مکر پر قائم رہے۔

آج ہم اس مقام پر پہنچ گئے ہیں کہ یہ اب منافق نہیں رہے، بلکہ اب ہم ان پر کفر کا حکم لگا سکتے ہیں۔ کیوں؟ کیونکہ منافق تو اپنا کفر چھپاتا ہے اور ایمان ظاہر کرتا ہے، لیکن ان لوگوں نے اب اپنا کفر کھلم کھلا ظاہر کر دیا ہے۔ میں اب ان کے کفر کی وجوہات پر بات کروں گا کہ میں ان پر کفر کا حکم کیوں لگاتا ہوں۔

یہ لوگ (فارسی منافقین) ۱۹۷۹ تک اسی حالت میں چھپے اور منافق بنے رہے۔ ۱۹۷۹ میں جب خمینی آیا، تو اس وقت ایک کتاب شائع ہوئی جس کا نام تھا،، وجاء دور المجوس،، (آ گیا مجوس کا دور)۔ یہ کتاب شیخ سرور زین العابدین کی لکھی ہوئی ہے اور تقریباً ۲۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ خمینی کی حکومت خالصتاً امریکی ایجاد تھی۔

اس کتاب کا مقصد صرف یہ ثابت کرنا ہے کہ خمینی کی حکومت امریکی ایجاد ہے۔ اس میں کوئی بات بغیر حوالے کے نہیں کہی گئی۔ وہ کہتا ہے کہ فلاں وزیر خارجہ فلاں جگہ گیا اور اس نے یہ بیان دیا، اور اس کا حوالہ نیچے دیتا ہے کہ یہ خبر واشنگٹن پوسٹ کے اس شمارے میں اس تاریخ کو شائع ہوئی۔ جو کوئی یہ کتاب پڑھے گا اسے یقین ہو جائے گا کہ یہ حکومت امریکی ایجاد ہے۔

یہاں ایک نیا اتحاد بنا۔ ان منافقین کے درمیان جنہوں نے اب اپنا کفر ظاہر کر دیا تھا اور جو ایران کی نئی حکومت کی نمائندگی کرتے تھے، ہم انہیں کیا کہیں؟ فارسی نہیں کہہ سکتے کیونکہ زیادہ تر فارسی اچھے ہیں۔ ہم انہیں،، ساسانی،، کہہ سکتے ہیں، کیونکہ ساسان ایران کی آخری شاہی سلطنت تھی جس کا آخری بادشاہ یزدگرد تھا جسے سیدنا فیروز دیلمی نے قتل کیا تھا۔

چنانچہ اصطلاحاً ہم ان منافقین کو،، ساسانی،، کہیں گے جو اسلام میں منافق بن کر داخل ہوئے تاکہ اسلام کو اندر سے تباہ کریں اور اب انہوں نے اپنا کفر ظاہر کر دیا ہے۔

اب اس اتحاد کو سب سے بہتر انداز میں ایک لبنانی مسیحی نبیل خلیفہ نے بیان کیا ہے۔ نبیل خلیفہ ایک مضبوط سیاسی اور میڈیائی شخصیت ہیں۔ انہوں نے اس نئے اتحاد کی طرف آنکھیں کھولیں۔

بھائیو! اس اتحاد کے تین فریق ہیں: پہلا مغرب (امریکہ اور یورپ)، دوسرا اسرائیل، اور تیسرا

ایران۔ یہ صرف یہ تین فریق ہیں۔اس اتحاد کا معاہدہ تین نکات پر مبنی تھا:

(۱)۔۔۔مشرق وسطیٰ پر تسلط، (۲)۔۔۔اہل سنت میں تفرقہ پیدا کرنا

مغرب (امریکہ) ان نکات کو خود پورا نہیں کر سکتے تھے،اس لیے انہوں نے ایران کو اس مشن میں شامل کیا۔ ایران کا کام اہل سنت میں تفرقہ ڈالنا تھا۔ جہاں تک مشرق وسطیٰ پر تسلط کا تعلق ہے، اس میں ایران کو بھی شریک ہونے نہیں دیا گیا، بلکہ اسے صرف اس اندھی سرنگ میں ڈال دیا گیا۔

ایران کو یہ وہم دیا گیا کہ وہ مشرق وسطیٰ پر تسلط میں شریک ہے، اسے شام، عراق، لبنان اور یمن دے دیے گئے۔ یہ چاروں ممالک اپنی خودمختاری کھو بیٹھے اور ایران ان پر مکمل طور پر حاوی ہو گیا، حتیٰ کہ ان کی فوج اور سلامتی پر بھی۔

پھر جب ایران کو ان ممالک پر تسلط مل گیا تو اس نے اہل سنت میں تفرقے پر کام شروع کر دیا۔ یہ ،،ساسانی،، جو اب اپنا کفر ظاہر کر چکے تھے، یعنی ملاؤں کی حکومت کے تمام لوگ، انہوں نے اہل سنت میں تفرقہ پیدا کرنا شروع کیا۔۔۔۔

مثلاً، ان کا ایک عقیدہ ،،بداء،، ہے۔ بداء کے معنی ہیں: اللہ نے پہلے کائنات کے بارے میں ایک منصوبہ بنایا، پھر اسے بدل دیا۔یعنی اللہ کو بعد میں کوئی نئی بات معلوم ہوئی۔ یہ سراسر کفر ہے کیونکہ اس میں اللہ کے لیے جہالت ثابت کی جاتی ہے۔

دوسرا کفر ان کی بعض کتابوں میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ" امین (جبرائیل) گمراہ ہو گئے" یعنی جبرائیل امین کو وحی لے کر جانا تھا تو وہ سیدنا علی کے پاس جانے کی بجائے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس غلطی سے پہنچ گئے۔ یہ بھی کفر ہے۔

تیسرا کفر جو اب ہم نے خود دیکھا اور جس کی وجہ سے ہم ان "ساسانیوں" اور ان کے پیروکار عرب شیعوں (جیسے حزب اللہ، حوثی اور ہمارے ملک میں آنے والی ملیشیائیں) پر کفر کا حکم لگا سکتے ہیں۔

یہ لوگ اہل سنت میں تفرقہ ڈالنے کے لیے ہمارے ملک (شام) میں آئے۔ انہوں نے ظاہر کیا کہ وہ ،،مزاحمتی محور،، ہیں اور اسرائیل کے خلاف ہیں، حالانکہ وہ دراصل ساسانی مقاصد کے لیے آئے تھے۔

انہوں نے بشار الاسد اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ مل کر پندرہ لاکھ مسلمانوں کو قتل کیا، شہید کیا۔

وہ اس میں شریک تھے۔

جب وہ آئے تو کہا کہ ہم دہشت گردی کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔ لیکن وہ دہشت گردوں کو نہیں مار رہے تھے، بلکہ وہ ہمارے گھروں میں گھس کر خاندان والوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہے تھے۔ عینی شاہدین بتاتے ہیں کہ جب وہ گھروں میں قتل عام کر کے نکلتے تھے، تو ان کے پاس رائفلیں ہوتی تھیں اور ہر طرف کلہاڑے لٹکے ہوتے تھے، اور وہ نعرے لگا رہے ہوتے تھے،، لبیک یا حسین،،۔ یہ وہی لوگ ہیں جو سیدنا حسین سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن دراصل یہ ساسانی ہیں۔

کچھ آگے چل کر حماس کے بارے میں فرماتے ہیں۔۔۔۔۔ایک اہم نکتہ: حماس

ہمارے بھائی اور پیارے حماس کے لوگ ایران کے ساتھ بہہ گئے اور انہیں اپنا مرجع سمجھنے لگے۔ میں ان کا عذر قبول کرتا ہوں کہ عربوں نے ان کا ساتھ نہیں دیا اور ایران نے انہیں ہتھیار اور پیسے دیے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایران نے انہیں محبت میں نہیں دیا۔ ایران کو یہود سے کوئی عداوت نہیں (وہ تو یہود کے شریک ہیں)۔ ان کی عداوت اسلام سے ہے۔ اگر وہ کر سکتے تو آپ (حماس) کو ایک ایک کر کے مار ڈالتے۔ اسماعیل ہنیہ اسی ساسانیوں کے گھر میں مارے گئے اور انہوں نے ہی قتل کیا۔

حماس نے بڑی خوبی کی کہ انہوں نے ایران کو فلسطین میں تشیع پھیلانے سے روکا، لیکن ہم ان سے کہتے ہیں کہ حسن ظن کام نہیں آئے گا۔ ایران کا احسان نہ مانیں۔ ان کا مقصد آپ کو ہتھیار دینا نہیں تھا بلکہ یہ کہ آپ یہود سے لڑیں اور ایک دوسرے کو ختم کریں۔

آگے چل کر شیخ نے سوال کا جو جواب دیا وہ سوال و جواب پیش خدمت ہے

سوال: آپ کی نظر میں نقطہ نظر واضح ہے، لیکن شرعی نقطہ نظر سے دیکھیں تو ایران میں قبریں موجود ہیں اور وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو برا بھلا کہا جاتا ہے اور کوئی سنی مسجد نہیں ہے، پھر بھی ہم تقریب بین المذاہب کی کانفرنسیں دیکھتے ہیں۔

جواب: بھائیو! یہ تمام تقریبات محض ڈرامہ ہے۔ اس کا مقصد ہمیں بے وقوف بنانا ہے۔ ۱۹۴۰ کی دہائی میں مصر میں تقریب کی تحریک شروع ہوئی اور اس طرح کی کانفرنسیں ہوتی رہیں، لیکن نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ شیخ قرضاوی رحمہ اللہ بھی ان کے دھوکے میں آ گئے تھے اور انہیں عالمی اتحاد علمائے مسلمین میں شامل کر لیا تھا، لیکن پھر اللہ نے ان پر رحم کیا۔

(مفتی العام السوریا فضیلۃ الشیخ اسامہ الرفاعی/ بیان ۶ مارچ ۲۰۲۶)

ان شہادتوں کا ثبوت

اگر چہ ان شہادتوں کے بعد مزید کسی بحث کی ضرورت نہیں رہتی پھر بھی درج بالا شہادتوں کی تائید دیگر شواہد کے ذریعے پیش کرر ہے ہیں ملاحظہ فرمائیں

دفاعی سودے اور فوجی تعاون (۱۹۸۰۔۔۔۲۰۰۰)

۱۹۸۰۔۔۔ایرانی فضائیہ کے لئے اسپیئر پارٹس

اسرائیل نے خفیہ طور پر ایران کو امریکی ساختہ طیاروں کے لئے اسپیئر پارٹس فراہم کیے۔

خاص طور پر۔۔4۔F۔McDonnell Douglas Phantom II لڑاکا طیاروں کے لئے۔ چنانچہ اکتوبر ۱۹۸۰ میں ایران کو ۲۵۰ ٹائر فراہم کیے گئے۔

۱۹۸۱ آپریشن سی شیل (Operation Seashell) کے تحت ایران عراق جنگ کے آغاز میں اسرائیل نے ایران کو بڑی مقدار میں ہتھیار فراہم کیے۔جن میں:

اینٹی ٹینک گنز۔40۔M۔150۔تقریبا24,000 اینٹی ٹینک گولے۔

مختلف آرٹلری شیلز (130mm،106mm ،175mm،203mm)

ٹینک اور طیاروں کے اسپیئر پارٹس

اینٹی ٹینک میزائل۔B G M.71 TOW missile

جن کی قیمت کا اندازہ تقریباً ۷۵ ملین ڈالر (۱۹۸۱)

۱۹۸۱۔۔۔۱۹۸۳۔۔۔بڑے اسلحہ جات کی ترسیل

اسرائیلی دفاعی صنعت نے خفیہ چینلز کے ذریعے ایران کو اسلحہ فراہم کرنا جاری رکھا۔

چنانچہ اسرائیل نے ۱۹۸۱ سے ۱۹۸۳ کے درمیان تقریباً ۵۰۰ ملین ڈالر کے ہتھیار فراہم کیے جن میں ۔۔۔ٹینک انجن کے پرزے۔۔۔طیاروں کے انجن کے پرزے۔۔۔ آرٹلری گولے۔۔۔اور اینٹی ٹینک میزائل شامل ہیں

۱۹۸۱ میں ۱۳۶ ملین ڈالر کا معاہدہ

اسرائیلی اسلحہ ڈیلر Yaakov Nimrodi نے ایران کی وزارت دفاع کے ساتھ معاہدہ کیا۔
جس کے مطابق ایران کو:

Lance missile

آرٹلری شیل۔Copperhead

فضائی دفاعی نظام۔MIM.23 Hawk missile

فراہم کیے گئے جن کی قیمت:136 ملین ڈالر تھی

۱۹۸۱۔۔۔۱۹۸۲امریکی منظوری کے ساتھ اسرائیلی اسلحہ

رپورٹس کے مطابق Ronald Reagan کی امریکی حکومت نے اسرائیل کو اجازت دی کہ وہ ایران کو امریکی ساختہ ہتھیار فروخت کرے۔ چنانچہ اس معاھدے کے تحت کئی ارب ڈالر کے اسپئیر پارٹس اور گولہ بارود ایران کو مہیا کیا گیا

۱۹۸۵۔۔۱۹۸٦ایران کانٹرا اسلحہ ترسیل

اس دور میں خفیہ تعاون Iran–Contra Affair کے دوران ہوا۔جس کا طریقہ کار یہ تھا کہ اسرائیل ایران کو ہتھیار فراہم کرتا تھا۔اور جو اسلحہ اسرائیل ایران منتقل کر چکا ہوتا اتنا اسلحہ امریکہ بعد میں اسرائیل کو مہیا کر دیتا تھا۔اس معاھدہ کے تحت ایران کو

TOW اینٹی ٹینک میزائل

HAWK فضائی دفاعی میزائل

طیاروں کے اسپئیر پارٹس

جیسے ہتھیار مہیا کیے گئے۔

چند مزید شواہد

۱۹۸۰ کے بعد کے وہ اہم واقعات ملاحظہ فرمائیں جنھیں تجزیہ کار امریکہ اور ایران کے درمیان تعاون کی مثالوں کے طور پر بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کے سامنے تو وہ اپنی دشمنی اور حد درجہ کی مخالفت کے طور پر پیش کرتے ہیں مگر حقیقت حال یہ ہے کہ در پردہ ان کی چال اور منصوبہ بندیاں ایک ہی

طرح کی ہیں نہائت اختصار کے ساتھ درج ذیل چھ نمبر ملاحظہ فرمائیں

(۱)۔۔۔۔ایران کونٹرا اسکینڈل (۱۹۸۵۔۔۱۹۸۷)

اس واقعے کے دوران امریکی حکام نے خفیہ طور پر ایران کو اسلحہ فروخت کیا، حالانکہ ایران پر اسلحہ کی پابندی عائد تھی۔۔۔چنانچہ امریکہ کی طرف سے ایرانی پابندیوں کے غوغا اور شور وغل میں ایران کو ایران۔عراق جنگ کے دوران امریکی اسلحہ حاصل ہوتا رہا۔

(۲)۔۔۔۔افغانستان میں طالبان کے خلاف تعاون (۲۰۰۱)

ستمبر کے حملوں کے بعد امریکہ اور ایران دونوں طالبان کے مخالف تھے۔چنانچہ ایران کی طرف سے امریکی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے درج ذیل اقدامات کیے گئے:

طالبان مخالف ناردرن الائنس کی حمایت

طالبان کے ٹھکانوں کے بارے میں معلومات فراہم کرنا

افغانستان میں نئی حکومت کے قیام کے لیے بن معاہدہ میں سفارتی مدد

امریکی سفارتکار جیمز ڈوبنز کے مطابق افغانستان میں نئی حکومت بنانے کے مذاکرات میں ایرانی نمائندوں نے اہم کردار ادا کیا۔

ایران نے افغانستان کی نئی فوج کی تربیت کے لیے ہزاروں فوجیوں کی تربیت کی پیشکش بھی کی تھی۔

(۳)۔۔۔۔۲۰۰۱ میں ہرات کی لڑائی اور قاسم سلیمانی

ایران کے جنرل قاسم سلیمانی نے طالبان کے خلاف کارروائیوں میں کردار ادا کیا۔

۲۰۰۱ میں ہرات کے شہر میں طالبان کے خلاف بغاوت کے دوران درج ذیل تکون یعنی

ایرانی حمایت یافتہ قوتیں

ناردرن الائنس

امریکی اور برطانوی خصوصی دستے

سب ایک ہی مقصد کے تحت طالبان کے خلاف کارروائی کر رہے تھے۔

یہ ان چند مواقع میں سے تھا جب ایرانی اور امریکی حمایت یافتہ قوتیں ایک ہی محاذ پر ایک ہی دشمن

کے خلاف سرگرم تھیں۔

(۴)۔۔۔۔۔افغانستان میں ہزارہ شیعہ ملیشیا

ایران نے افغانستان میں شیعہ ہزارہ گروہوں جیسے حزب وحدت کی حمایت کی۔

ایران نے ناردرنالائنس ملیشیا کی حمایت کی

۲۰۰۱ کے بعد یہی گروہ امریکی اور نیٹو حمایت یافتہ افواج کے ساتھ طالبان کے خلاف لڑے

ایران نے القاعدہ کے بعض افراد کو گرفتار کر کے انکے بارے میں معلومات بھی فراہم کیں۔

اسطرح افغانستان میں ایران سے وابستہ بعض گروہ اور امریکہ و نیٹو ایک ہی دشمن کے خلاف سرگرم تھے۔

(۵)۔۔۔۔۔۲۰۰۳ میں عراق پر امریکی حملہ

۲۰۰۳ میں امریکہ کی قیادت میں عراق پر حملے کے نتیجے میں صدام حسین کی حکومت ختم ہوگئی جس کے لئے ایران سرتوڑ کوششیں کرتا رہا اور جس کے بعد:

عراق میں شیعہ سیاسی جماعتیں اقتدار میں آئیں

ایران کا اثر ورسوخ بڑھ گیا

ایران سے وابستہ ملیشیائیں مضبوط ہوئیں۔

(۶)۔۔۔۔عراق میں امریکہ اور ایران کے مذاکرات (۲۰۰۷۔۔۲۰۰۸)

عراق میں سلامتی کے مسئلے پر امریکہ اور ایران کے حکام کے درمیان بغداد میں براہ راست مذاکرات ہوئے۔

ان مذاکرات کا مقصد تھا:

عراق میں تشدد کم کرنا

عراقی حکومت کو مستحکم کرنا۔

ایران سے اسرائیل کو تیل کی برآمدات

اسرائیل ایران کو اسلحہ فراہم کرتا رہا جس کے بدلے ایران نے اسرائیل کو تیل فراہم کیا چنانچہ

۱۹۷۹ کے انقلاب سے پہلے اور بعد تک ایران سے اسرائیل کو تیل فراہم کیا جاتا رہا۔

ایران نے اسرائیل کو تقریباً ۲۶۰۔۔۲۸۰ ملین ڈالر کا تیل فراہم کیا۔

یہ اکثر ہتھیاروں کے سودوں اور میزائل منصوبوں سے منسلک تھا۔

ایلات۔اشکلون پائپ لائن

تیل کی ترسیل زیادہ تر Eilat–Ashkelon Pipeline کے ذریعے ہوتی تھی۔

یہ پائپ لائن ایران اور اسرائیل نے مل کر بنائی تھی۔اس کے ذریعے بحیرہ احمر سے بحیرہ روم تک تیل پہنچایا جاتا تھا۔

۱۹۷۹ کے انقلاب کے بعد اس کی ملکیت پر تنازعہ پیدا ہو گیا۔

۱۹۸۰ کی دہائی میں خفیہ تیل تجارت

ایران کا تیل درمیانی تاجروں کے ذریعے خفیہ طور پر اسرائیل تک پہنچتا رہا۔

اس میں سوئس تاجر Marc Rich کا بھی ذکر ملتا ہے۔

کیا یہ مسئلہ آج کے مجتہد حل کریں گے؟

حالیہ عالمی منظر نامے پر ایران و اسرائیل چپقلش کے نتیجے میں یہ خبریں گردش کر رہی ہیں کہ امام غائب کا حاضر نائب امام مارا گیا ہے اس خبر کے بعد جہاں عوامی ردعمل میں افراط و تفریط دیکھنے میں آیا وہاں فرط جذبات میں نہایت دانشمند اور فہیم اہل علم حضرات بھی سہو کا شکار ہو گئے۔یہی وہ صورتحال ہے جس نے راقم الحروف جیسے خاک نشین کو قلم کاری پر آمادہ کیا۔

ارباب علم میڈیائی اخبار کے بل بوتے پر جس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے ہیں اور جس غلط فہمی کی وجہ سے پوری ملت اسلامیہ کا اعتقادی معاملہ خطرے میں پڑ گیا ہے وہ اسرائیل ایران میں چھوٹے اور بڑے دشمن کا تعین ہے چنانچہ سب ایکا کر چکے ہیں کہ ہم ایران کے ساتھ ہیں کیونکہ وہ چھوٹا دشمن ہے یہ وہم دراصل غزہ میں جاری صورتحال کی بنا پر قائم ہو گیا جو اپنی جگہ واقعی سنگین معاملہ ہے مگر دین اور اس کے دشمنوں کا تعین یا ان کے مابین درجہ بندیاں کوئی عقلی یا اجتہادی مسئلہ نہیں جسے قرآنی آیات سے سبق لیے بغیر محض غور و فکر سے حل کیا جا سکے۔ بلکہ یہ مسئلہ خود خلاق عالم کی جانب سے حل شدہ ہے جس

کی تصریح ،،هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ،، کے جاندار اور شاندار جملے میں کر دی گئی ہے۔امت اسلام کے ہر خاص و عام کو اس ارشاد عالی پر غور کرنے کی ضرورت ہے اسی ضرورت کے تحت درج بالا آیت کے ضمن میں چند طالب علمانہ گزارشات عرض کی جاتی ہیں، اللہ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ (منافقون/ ۴)

جب تم ان کو دیکھو تو ان کے ڈیل ڈول تمہیں بہت اچھے لگیں ، اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی باتیں سنتے رہ جاؤ،ان کی مثال ایسی ہے جیسے یہ لکڑیاں ہیں جو کسی سہارے سے لگی رکھی ہیں یہ ہر چیخ پکار کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں یہیں ہیں جو (تمہارے) دشمن ہیں۔اس لئے ان سے ہوشیار رہو۔اللہ کی مار ہو ان پر، یہ کہاں اوندھے چلے جارہے ہیں

اس مقام پر،،ھم،،ضمیر کو اس کے مرجع سے پہلے لایا گیا ہے عربی ترکیب میں پہلے مرجع ہوتا ہے اور بعد میں اس کی ضمیر لائی جاتی ہے مگر اس مقام پر اللہ جل شانہ نے پہلے ضمیر کو رکھا ہے اور اس کے بعد مرجع لایا گیا ہے قواعد بلاغت کے مطابق یہ طرز کلام واضح طور پر رہنمائی مہیا کررہا ہے کہ یہاں حصر کا معنی لیا جائے گا چنانچہ اس جملے کا مطلب صرف اتنا نہیں کہ،،وہ تمہارے دشمن ہیں،، بلکہ اس کا پورا معنی یہ بنتا ہے کہ وہ تمہارے ایسے دشمن ہیں کہ ان کے سوا کوئی دوسرا تمہارا دشمن ہی نہیں۔

علمائے مفسرینؒ کے ارشادات

فيه ما يشعر بحصر العداوة في المنافقين مع وجودها في المشركين واليهود ، ولكن إظهار المشركين شركهم، وإعلان اليهود كفرهم مدعاة للحذر طبعاً (أضواء البيان)

اس آیت میں پائے جانے والے حصر کے لفظ سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ دشمنی صرف منافقوں تک محدود ہے، حالانکہ (اہل اسلام سے دشمنی وعداوت تو) مشرکین اور یہودیوں میں بھی موجود ہے۔تاہم مشرکین کا اپنے شرک کا کھلا مظاہرہ اور یہودیوں کا اپنے کفر کا اعلان فطری طور پر ان کی دشمنی ظاہر کر دیتا ہے جس کی وجہ سے مسلمان ان سے محتاط رہتے ہیں۔

{هم العدو فاحذرهم}: أي العدو التام العداوة فاحذرهم أن يفشوا سرك أو يريدوك بسوء (أیسر التفاسیر)

یعنی وہ کامل مکمل دشمنی رکھتے ہیں۔ ان سے (ہر وقت) ہوشیار رہیں ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کا راز فاش کر دیں یا آپ کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں۔

{هم العدو فاحذرهم} أي لا تأمنهم فإنهم وإن كانوا معك ويظهرون تصديقك أعداء لك فاحذرهم ولا تأمنهم على سرك لأنهم عيون لأعدائك من الكفار ينقلون إليهم أسرارك (خازن)

ان پر بھروسہ نہ کریں، کیونکہ اگرچہ وہ آپ کے ساتھ ہیں اور آپ پر یقین کرتے نظر آتے ہیں مگر حقیقت میں وہ آپ کے دشمن ہیں۔ ان سے بچو اور اپنے راز ان کے سپرد نہ کرو کیونکہ یہ کافروں میں سے تمہارے دشمنوں کے جاسوس ہیں اور تمہارے راز ان تک پہنچاتے ہیں۔

ولا تلتفت إلى ظاهرهم فإنهم الكاملون في العداوة بالنسبة إلى غيرهم (رازی)

ان کی ظاہری حالت پر بھروسہ مت کریں اس لئے کہ وہ دوسروں کے مقابلے میں دشمنی میں سب سے زیادہ ہیں۔

هم العدوّ يا محمد فاحذرهم، فإن ألسنتهم إذا لَقُوكم معكم وقلوبهم عليكم مع أعدائكم، فهم عين لأعدائكم عليكم (طبری)

اے محمد، یہ دشمن ہیں، لہٰذا ان سے بچو، کیونکہ جب وہ تم سے ملتے ہیں تو ان کی زبانیں تمہارے ساتھ ہوتی ہیں، لیکن ان کے دل تمہارے دشمنوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ وہ تمہارے خلاف تمہارے دشمنوں کے جاسوس ہیں۔

فحصر العداوة فيهم؛ لأنهم مخادعون (تفسیر العثیمین)

پس اللہ جل شانہ نے دشمنی کو،،حصر،، کا لفظ لاکر ان تک محدود رکھا کیونکہ وہ فریب خور تھے۔

هم عدوٌّ لك - يا محمد- فاحْذَرْهم، ولا يَغُرَّنَّك تَبَسُّطُهم في الكلام على وجهِ التودُّدِ والتقرُّب (تفسير القشيري)

اے محمد وہ آپ کے دشمن ہیں لہذا ان سے ہوشیار رہو، اور ان کی کھلی اور دوستانہ باتوں سے دھوکہ میں

نہ آئیں۔

{هم العَدُوُّ فاحذرهم} أي: لا تأمنهم على سِرِّك، لأنهم عيون لأعدائك من الكفار۔

(زادالمسیر)

اپنے رازوں کے بارے میں ان پر بھروسہ نہ کرو، کیونکہ وہ کافروں میں سے تمہارے دشمنوں کے جاسوس ہیں۔

هم الأعداء الحقيقيون شديدو العداوة لك وللمؤمنين، فخذ حذرك منهم، أخزاهم الله وطردهم من رحمته، كيف ينصرفون عن الحق إلى ما هم فيه من النفاق والضلال؟

(التفسیر المیسر)

یہ حقیقی دشمن ہیں، تمہارے اور مومنین کے سخت دشمن ہیں، لہٰذا ان سے ہوشیار رہو۔ خدا انہیں ذلیل کرے اور اپنی رحمت سے محروم کرے۔ وہ حق سے منہ پھیر کر اپنی منافقت اور گمراہی کی طرف کیسے بھاگے جاتے ہیں؟

ومثل هذا اللفظ يقتضي الحصر، أى لا عدو إلا هم، ولكن لم يردها هنا [حصر العداوة فيهم وأنهم لا عدو للمسلمين سواهم بل هذا] من إثبات الأولوية والأحقية لهم فى هذا الوصف، وأنه لا يتوهم بانتسابهم إلى المسلمين ظاهراً وموالاتهم [لهم] ومخالطتهم إياهم أنهم ليسوا بأعدائهم، بل هم أحق بالعدواة ممن باينهم فى الدار، ونصب لهم العداوة وجاهرهم بها. فإن ضرر هؤلاءِ المخالطين لهم المعاشرين لهم- وهم فى الباطن على خلاف دينهم- أشد عليهم من ضرر من جاهرهم بالعداوة وألزم وأدوم،

(جامع لطائف التفسیر)

اس طرح کے الفاظ سے حصر مراد ہوتا ہے، یعنی ان کے سوا کوئی دشمن نہیں۔ تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ بس یہی دشمن ہیں اور ان کے علاوہ فی الواقع کوئی دوسرا دشمن سرے سے موجود نہیں۔ بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ دشمنی کی فہرست میں ان کو اولیت حاصل ہے اور اس بات کی تعلیم دینا ہے کہ ان سے میل جول اور ظاہری وابستگی سے یہ خیال نہ کر لیا جائے کہ وہ دشمن ہی نہیں بلکہ وہ دوسرے کفار کی بہ نسبت دشمنی کے زیادہ مستحق ہیں جو زمین میں ان سے الگ ہیں۔ اور جو کھلم کھلا دشمنی کا اظہار کرتے ہیں اس لئے کہ ان لوگوں سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے بنسبت ان کے کہ جو کھلے عام دشمنی کا اعلان کرتے ہیں۔

کیونکہ ان لوگوں کی طرف سے جو نقصان پہنچایا جاتا ہے جو اہل اسلام کے درمیان رہتے ہیں جبکہ خفیہ طور پر عقائد ان کے خلاف رکھتے ہیں، ان لوگوں کی طرف سے پہنچنے والے نقصان سے زیادہ شدید، مستقل اور دیرپا ہے جو کھلم کھلا اپنی دشمنی کا اعلان کرتے ہیں

اردو تفاسیر سے چند اقتباسات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمت اللہ تعالی علیہ اپنی تفسیر معارف القران میں اس مقام پر یہ ترجمہ نقل فرماتے ہیں کہ:

حقیقت میں یہی لوگ تمہارے پورے دشمن ہیں (معارف القران/تحت الایہ)

،، یہ منافق پکے دشمن ہیں،، (تفسیر مظہری)

یہی تمہارے دشمن ہیں ان کی چکنی چپڑی باتوں اور ثقہ اور مسکین سورتوں کے دھوکے میں نہ اجانا

(تفسیر ابن کثیر اردو)

یہی لوگ تمہارے پورے دشمن ہیں (بیان القران از حضرت تھانویؒ)

"ھم العدو فاحذرھم"۔ یعنی ایسے لوگ اسلام اور مسلمانوں کے بڑے سخت دشمن ہیں، انکے مکروہ وکید وضرر رسانی سے ہمیشہ ہوشیار رہنا۔"ھم العدو"۔ یعنی بڑے سخت دشمن

اے الکاملون فی العدواۃ (مدارک) (تفسیرِ ماجدی)

یعنی بڑے خطرناک دشمن یہ ہیں ان کی چالوں سے ہوشیار رہو۔ (تفسیرِ عثمانی)

یہ ملعون آپ کے سب سے بڑے دشمن ہیں ان سے بچیے اور ان کی چالوں سے خبردار رہیے وہ کس طرح حق سے کفر وضلال کی طرف پھیرے جارہے ہیں۔ (جواھر القرآن)

منافق خطرناک دشمن۔ والعیاذ باللہ العظیم: سو ارشاد فرمایا گیا اور حصر وقصر کے انداز واسلوب میں ارشاد فرمایا گیا کہ یہی ہیں اصل دشمن، پس تم ان سے بچ کر رہنا، اور ان کے ظاہری لبادے سے دھوکہ نہیں کھانا، یہ کھلے دشمن سے بھی بڑھ کر خطرناک دشمن ہیں، کہ یہ مار آستین ہیں، والیعاذ باللہ۔ سو یہ تو جھوٹ قسموں وغیرہ کے ذریعے اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے اور دوسروں کو مشکوک بنانے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن تمہارے اصل دشمن یہی ہیں، اس لیے تم ان سے محتاط اور چوکنا رہنا، نہ ان کے ساتھ زیادہ میل جول رکھو نہ ان کی مجلسوں میں زیادہ اٹھو بیٹھو، اور نہ ان کے پروگراموں میں بلا

ضرورت شرکت کرو، کہ یہ لوگ خطرناک دشمن ہیں، اور یہ ہمیشہ خوف اور ڈر میں مبتلا رہتے ہیں، اور جو دشمن خوف میں رہتا ہے وہ زیادہ خطرناک ہوتا ہے، کیونکہ وہ کسی بھی وقت اور کسی بھی طرح اس کو نقصان پہنچا سکتا ہے الخ (تفسیر مدنی)

(ھم العدو) جو حقیقی دشمن ہیں کیونکہ ظاہر اور پہچانا ہوا دشمن اس دشمن کی نسبت کم نقصان دہ ہے جس کے بارے میں معلوم نہ ہو وہ دھوکے باز اور چالاک ہو اور وہ یہ ظاہر کرتا ہو کہ وہ دوست ہے حالانکہ وہ وہ کھلا دشمن ہے۔ (فَاحۡذَرۡهُمۡ‌ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ‌ اَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ) پس آپ ان سے بچیں اللہ انہیں ہلاک کرے۔ یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں۔ دین اسلام کے دلائل واضح جانے اور اس کے کارنامے نمایاں ہو جانے کے بعد بھی دین اسلام کو چھوڑ کر کفر کی طرف کیسے مائل ہو رہے ہیں جو انہیں خسارے اور بدبختی کے سوا کچھ نہیں دیتا۔؟ (تفسیر السعدی)

کیونکہ یہ لوگ گھر کے بھیدی اور آستین کے سانپ ہیں۔ تمہاری سب باتیں دشمنوں تک پہنچاتے اور ہر کام سے انہیں باخبر رکھتے ہیں۔ یہ لوگ تمہارے ظاہری دشمنوں یعنی یہود و کفار مکہ اور مشرکین سب سے زیادہ خطرناک ہیں۔ لہٰذا ان سے سخت محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ (تفسیر تیسیر القرآن)

یہ مار آستین ہیں۔ اور کافر کھلے دشمن اور ظاہر ہے کہ جو نقصان گھر کا بھیدی پہنچا سکتا ہے وہ باہر کا دشمن نہیں پہنچا سکتا۔ (تفسیر اشرف الحواشی)

هُمُ الۡعَدُوُّ فَاحۡذَرۡهُمۡ: ''الۡعَدُوُّ'' خبر پر الف لام لانے سے کلام میں حصر پیدا ہو رہا ہے کہ تمھارے اصل دشمن یہی ہیں، کیونکہ کھلم کھلا کفار کی عداوت ظاہر ہے جس سے بچاؤ آسان ہے، یہ گھر کے بھیدی اور آستین کے سانپ ہیں جو مسلمان بن کر ہر وقت تمھارے ساتھ ہیں۔ ان کی عداوت زیادہ خطرناک ہے اور اس سے بچنا بہت مشکل ہے، اس لیے ان سے ہوشیار رہیں۔

(تفسیر القرآن الکریم۔ تفسیر عبد السلام بھٹوی)

یہ لوگ گھر کے بھیدی اور آستین کے سانپ ہیں، تمہاری سب باتیں دشمنوں تک پہنچاتے اور ہر کام سے انہیں باخبر رکھتے ہیں یہ لوگ تمہارے ظاہری دشمنوں یعنی یہود و کفار مکہ اور مشرکین میں سب سے زیادہ خطرناک ہیں۔ لہٰذا ان سے سخت محتاط رہنے کی ضرورت ہے (تسہیل البیان فی تفسیر القرآن)

خلاصہ کلام

محض تسلی اور اطمینان قلب کے لیے حضرات مفسرین کرام کے یہ چند ایک اقتباسات نمونہ کے طور پر درج کر دیے ہیں ورنہ اس بارے میں کوئی دو رائے نہیں ہیں اور نہ ہی کسی صاحب علم کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ

(۱)۔۔۔اس جملہ کو بطور جملہ اسمیہ کے لایا گیا ہے جو کہ استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔

(۲)۔۔۔ یہاں،،ھم،،ضمیر کو مقدم کر دیا گیا ہے جس کا حق اپنے مرجع کے بعد آنا تھا۔

(۳)۔۔۔اہل علم نے اس بات کی بھی تصریح کی ہے کہ یہاں ترکیب کی تبدیلی حصر کا معنی پیدا کرنے کے لیے کی گئی ہے یعنی یہ ایسے دشمن ہیں گو یا ان کے علاوہ کوئی دوسرا دشمن نہیں۔

(۴)۔۔۔یہ سوال بھی یہاں حل کر دیا گیا ہے کہ مقصود اور مراد اسلام کے باقی دشمنوں سے نفی نہیں کہ یہود و ہنود وغیرہ اہل اسلام کے دشمن نہیں بلکہ اس حصر سے مقصود اس غلط فہمی کو دور کرنا ہے کہ ان کے ظاہری دعوی کو دیکھ کر کہیں کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائے کہ یہ چونکہ اپنی زبان سے خود کو مومن کہہ رہے ہیں اور،،نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ،،کی صدائیں لگا رہے ہیں لہذا یہ دشمن نہیں۔

(۵)۔۔۔اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ ان کی دشمنی دین کے باقی دشمنوں کے مقابلہ میں شدید اور سخت تر ہے چنانچہ حضرات مفسرین نے اس آیت کے ضمن میں،،**شدید العداوہ**،،کے لفظ درج فرمائے ہیں۔

(۶)۔۔۔اسی طرح اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ دنیا کے باقی دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی دشمنی کامل درجہ کی اور ہمہ جہت ہے چنانچہ حضرات مفسرین نے،،کامل العداوہ،،کے لفظ استعمال فرما کر اسی بات کی وضاحت فرمائی ہے۔

(۷)۔۔۔اس کے ساتھ یہ بتلانا بھی بتایا گیا ہے کہ باقی دشمنوں کے مقابلہ میں ان کی دشمنی کو الویت اور اولیت حاصل ہے یعنی دشمنوں کی فہرست میں یہ جہاں اشد، کامل اور ہمہ جہت ہیں اسی طرح اس فہرست میں ان کا نمبر سب سے پہلے آتا ہے۔

(۸)۔۔۔حضرات مفسرین نے وہ وجوہ بھی بیان فرمائی ہیں جو ان کی عداوت کو یہود و ہنود وغیرہ

سے بدترین بنانے والی ہیں جن ایک وجہ انکی دھوکہ بازی ہے کہ وہ ہمیشہ اہل اسلام کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

دوسری وجہ ان کے دلوں کا دشمنوں کے ساتھ ہونا ہے کہ ظاہری طور پر تو یہ تمہارے ساتھ ہیں مگر ان کے دل تمہارے ساتھ ہرگز نہیں بلکہ تمہارے دشمنوں کے ساتھ ہیں۔

تیسری وجہ کفار کے لیے ان کا جاسوسی کرنا ہے کہ وہ تم میں اسی وجہ سے چھپے رہتے ہیں کہ تمہارے راز حاصل کر کے تمہارے دشمنوں تک پہنچا سکیں

ارباب علم نے اس مقام پر کم از کم یہ تین وجوہات بیان کر کے،،ھم العدو،،کا مفہوم واضح کیا جو دراصل قرآن کریم کی تصریحات کے مطابق کی گئی تفسیر ہے گویا تفسیر قرآن بالقرآن کے قبیل سے ہے اس لیے کہ

دھوکہ بازی کی عادت

الف۔جس گروہ کو اس مقام پر اللہ جل شانہ نے اہل اسلام کا سب سے بدتر اور خطرناک ترین دشمن قرار دیا ہے ان کی بری عادات میں زیادہ خطرے والی یہی عادت بیان کی گئی ہے کہ وہ دھوکہ باز ہیں چنانچہ سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۹ میں اللہ جل شانہ نے خود ارشاد فرماتے ہیں

يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا

یعنی وہ اللہ تعالی کو اور ایمان والوں کو دھوکہ دیتے ہیں

سورۃ نسا کی آیت نمبر ۱۴۲ میں ارشاد فرماتے ہیں

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ

یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکا بازی کرتے ہیں، حالانکہ اللہ نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔

سورۃ انفال میں اللہ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں

وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ

اور اگر وہ تمہیں دھوکا دینے کا ارادہ کریں گے تو اللہ تمہارے لئے کافی ہے۔ وہی تو ہے جس نے اپنی مدد کے ذریعے اور مؤمنوں کے ذریعے تمہارے ہاتھ مضبوط کئے

ان آیات میں اللہ جل شانہ نے اسی گروہ کا یہ حال بیان فرمایا ہے کہ وہ اللہ کو دھوکہ دینے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اللہ کے رسول کو دھوکہ دینے میں لگے رہتے ہیں اور ایمان والوں کو دھوکہ دینے میں لگے رہتے ہیں۔اس دھوکہ بازی کی وجہ سوا اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ ان کے دلوں میں بغض و عداوت کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

اس وجہ پر غور کرنے سے یہ بات صاف واضح ہو جاتی ہے کہ دشمنوں کی صف میں وہ سب سے بدتر ہی ہوتا ہے جو دھوکہ باز ہو

ان کے بدترین دشمن ہونے کی دوسری وجہ

اس گروہ کے دشمنوں میں بدترین ہونے کی جو دوسری وجہ بیان فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ ان کے جسم تو تمہارے ساتھ ہے مگر دل تمہارے ساتھ نہیں قرآن پاک میں اللہ تعالی یہی بات ارشاد فرما چکے ہیں کہ وہ زبان سے تو اپنے مومن ہونے کا دعوی کرتے ہیں مگر ان کے دل اس کا انکار کرتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ (مائدہ/۴۱)

اے پیغمبر ؛ جو لوگ کفر میں بڑی تیزی دکھا رہے ہیں وہ تمہیں غم میں مبتلا نہ کریں یعنی ایک تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے زبان سے تو کہہ دیا ہے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں مگر ان کے دل ایمان نہیں لائے ہیں۔

سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۰۴ میں اسی قماش کے ایک شخص کا تذکرہ فرمایا گیا ہے کہ وہ حبداری کا نہایت زوردار دعوی بھی کر رہا تھا اور اپنے دل میں موجود محبت کا دعوی کرتے ہوئے اللہ کو اپنے دل کی حالت پر گواہ بھی بنا رہا تھا مگر اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ وہ تو نہایت سخت جھگڑالو اور فسادی شخص ہے جس نے انبیا کے سردار کو اپنی کمال خوشامد سے ورطہ حیرت میں ڈال دیا

وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ

اور لوگوں میں ایک وہ شخص بھی ہے کہ دُنیوی زندگی کے بارے میں اس کی باتیں تمہیں بڑی اچھی لگتی ہیں اور جو کچھ اس کے دِل میں ہے اُس پر وہ اللہ کو گواہ بھی بناتا ہے، حالانکہ وہ (تمہارے)

دُشمنوں میں سب سے زیادہ کٹر ہے۔

دشمنوں میں بدتر ہونے کی تیسری وجہ

ارباب علم نے ان دشمنوں کے بدترین ہونے کی جو تیسری وجہ بیان فرمائی ہے وہ ان کا مسلمانوں کے خلاف کافروں کے لیے جاسوسی کرنا ہے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر ان کی اس جاسوسی کرنے والی واردات کو صراحت کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے سورہ توبہ میں اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں

وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ لَهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ

اوراب بھی تمہارے درمیان ان کے جاسوس موجود ہیں، اوراللہ ظالموں کوخوب جانتا ہے

سورہ مائدہ میں ہے:

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ (مائدہ/۴۱)

جوغلط باتیں سننے کے عادی ہیں اوران لوگوں کے جاسوس ہیں جواب تک آپ کے پاس نہیں آئے

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ (مائدہ/۴۲)

یہ لوگ جھوٹ بنانے کے لیے جاسوسی کرتے ہیں (اس کے علاوہ) حرام خور بھی ہیں۔

اللہ جل شانہ نے جن حضرات کوعقل ودانش کی دولت سے مالا مال فرمایا ہوا ہے وہ ذرا ان تین وجوہات کوسامنے رکھیں اور پھر بتائیں کہ درجہ بندیوں میں کون سا دشمن سب سے بدتر ہے ایک دشمن وہ ہے جو یہودی ہے مشرک ہے میدان مقابلہ میں کھڑا ہے جبکہ اس کے مقابلہ میں دوسرا دشمن جاسوس ہے دھوکہ باز ہے بظاہر تمہارے ساتھ لیکن اندر سے دشمن کے ساتھ ہے تو ان دشمنوں میں انسان کی عقل وخرد کس کوسب سے بدتر قرار دے گی؟

یہ کوئی ایسا پیچیدہ یا مشکل مسئلہ نہیں کہ جسے حل کرنے کے لیے نہایت گہرے غور وفکر کی ضرورت ہو بلکہ معمولی عقل وفکر رکھنے والا آدمی بھی اختیار کہہ اٹھے گا کہ جس کے اندر جاسوسی ودھوکہ دہی جیسی بدترین خصلتیں پائی جاتی ہوں دشمنوں کی صف میں وہ سب سے بدتر ہوتا ہے۔اور یہی اللہ جل شانہ کا فیصلہ ہے جوخود کتاب الہی میں نہایت صراحت اور حصر کے ساتھ بیان کردیا گیا ہے۔

یہ کون لوگ ہیں؟

جس طرح دشمنوں کی صف میں سب سے بدتر گروہ کی نشاندہی میں عقل اور نقل نے صاف بتا اور دکھا دیا کہ جو جاسوسی اور دھوکا دہی جیسی بری عادات سے جڑا ہوا ہے اللہ کی زمین پر اس سے بڑا کوئی دوسرا دشمن نہیں ہوتا اسی طرح اس سوال کا جواب بھی دو اور دو چار کی طرح واضح اور دو پہر میں نکلے سورج کی طرح روشن ہے کہ اس مقام پر جن کو اللہ تعالیٰ نے فرزندان اسلام کا بدترین دشمن قرار دیا ہے انہوں نے اپنا تعارف نہ تو یہودی کے نام سے کروایا اور نہ ہی ہندو، سکھ، پارسی، مجوسی وغیرہ جیسے کسی کافر گروہ کے نام سے! اللہ کریم کا کلام گواہ ہے جس میں صریح الفاظ کے ذریعے ان کا ،،نشھد انک لرسول اللہ،، کہنا نقل کیا گیا ہے گویا انہوں نے اپنی زبان سے خود کو مومن ہی کہا اس کے علاوہ اپنے مذھبی تعارف میں کسی اور نام کو انہوں نے قبول نہیں کیا۔

حتی کہ اللہ جل شانہ نے ان کے تعارف کے لیے جو نام جاری فرمایا کہ یہ منافق ہیں اس تعارف کو بھی ،،نشھد ان رسول اللہ،، کہنے والے اس گروہ نے قبول نہیں کیا پس اتنی بات تو اس صریح بیان سے واضح ہوگئی ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر اہل اسلام کا سب سے بدترین دشمن قرار دیا ہے وہ نہ تو خود کو یہودی مانتے ہیں اور نہ ہی کفار گروہ کے کسی دوسرے نام کو اپنے تعارف میں قبول کرتے ہیں پس دشمنی کی ساری حدیں پار کر جانے والا یہ کوئی ایسا گروہ ہے جو خود کو مومن بھی کہتا ہے اور اپنے اس دعویٰ میں جھوٹا بھی ہے۔

الغرض یہ دونوں باتیں نص صریح کے ذریعے چونکہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہیں لہٰذا ان میں سے کسی ایک بات کا انکار کر جانے کی کنجائش موجود نہیں کہ درج بالا آیت میں حصر کے ساتھ بیان کیے جانے والے دشمن وہ ہیں جن کو باقی دشمنوں کے مقابلے میں ،،اشد،، کامل،، اور خطرناک قرار دیا گیا ہے اور یہ کہ وہ اپنے آپ کو نہ یہودی مانتے ہیں نہ نصرانی ہندو وغیرہ بلکہ ،،نشھد انک لرسول اللہ،، کے ذریعے خود کو مومن قرار دیتے ہیں اگر ان آیات میں مذکور گروہ کو دیگر آیات میں ملاحظہ کیا جائے تو وہ اپنے مومن ہونے پر زوردار اصرار کرتے نظر آتے ہیں جیسے

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا

نَحۡنُ مُسۡتَهۡزِءُونَ (البقرہ/14)

اور جب یہ اُن لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لا چکے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے، اور جب یہ اپنے شیطانوں کے پاس تنہائی میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو مذاق کر رہے تھے۔

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعۡضُهُمۡ إِلَىٰ بَعۡضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيۡكُمۡ لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ رَبِّكُمۡ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ۔ (البقرہ/۷۶)

اور جب یہ لوگ ان (مسلمانوں) سے ملتے ہیں جو پہلے ایمان لا چکے ہیں تو (زبان سے) کہہ دیتے ہیں کہ ہم (بھی) ایمان لے آئے ہیں اور جب یہ ایک دوسرے کے ساتھ تنہائی میں جاتے ہیں تو (آپس میں ایک دوسرے سے) کہتے ہیں کہ: کیا تم اِن (مسلمانوں) کو وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کھولی ہیں تاکہ یہ (مسلمان) تمہارے پروردگار کے پاس جا کر انہیں تمہارے خلاف دلیل کے طور پر پیش کریں؟ کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں؟

هَا أَنتُمۡ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمۡ وَلَا يُحِبُّونَكُمۡ وَتُؤۡمِنُونَ بِالۡكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمۡ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوۡا عَضُّوا عَلَيۡكُمُ الۡأَنَامِلَ مِنَ الۡغَيۡظِ قُلۡ مُوتُوا بِغَيۡظِكُمۡ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔

(آل عمران/۱۱۹)

دیکھو! تم تو ایسے ہو کہ ان سے محبت رکھتے ہو، مگر وہ تم سے محبت نہیں رکھتے، اور تم تو تمام (آسمانی) کتابوں پر ایمان رکھتے ہو، اور (ان کا حال یہ ہے کہ) وہ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ (قرآن پر) ایمان لے آئے اور جب تنہائی میں جاتے ہیں تو تمہارے خلاف غصے کے مارے اپنی اُنگلیاں چباتے ہیں۔ (ان سے) کہہ دو کہ" اپنے غصے میں خود مر رہو۔ اللہ سینوں میں چھپی ہوئی باتیں خوب جانتا ہے۔

أَلَمۡ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزۡعُمُونَ أَنَّهُمۡ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيۡكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبۡلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدۡ أُمِرُوا أَن يَكۡفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيۡطَانُ أَن يُضِلَّهُمۡ ضَلَالًا بَعِيدًا۔ (النساء/۶۰)

(اے پیغمبر!) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ وہ اُس کلام پر بھی ایمان لے

آئے ہیں جوتم پر نازل کیا گیا ہے اور اُس پر بھی جوتم سے پہلے نازل کیا گیا تھا، (لیکن) ان کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنا مقدمہ فیصلے کے لئے طاغوت کے پاس لے جانا چاہتے ہیں؟ حالانکہ ان کو حکم یہ دیا گیا تھا کہ وہ اس کا کھل کر انکار کریں۔ اور شیطان چاہتا ہے کہ انہیں بھٹکا کر پرلے درجے کی گمراہی میں مبتلا کردے۔

مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ (المائدہ/۴۱)

]، یعنی ایک تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے زبان سے تو کہہ دیا ہے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں مگران کے دل ایمان نہیں لائے ہیں۔

وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ (النور/ ۴۷)

اور یہ (منافق) لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور رسول پر ایمان لے آئے ہیں اور ہم فرماں بردار ہو گئے ہیں پھر ان میں سے ایک گروہ اس کے بعد بھی منہ موڑ لیتا ہے۔ یہ لوگ (حقیقت میں) مؤمن نہیں ہیں

وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَد دَّخَلُوا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ (المائدہ/۶۱)

اور جب یہ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں حالانکہ یہ کفر لے کر ہی آئے تھے، اور سی کفر کو لے کر باہر نکلے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ یہ کیا کچھ چھپاتے رہے ہیں۔

اپنا عقیدہ بیان کرنے میں جھوٹا گروہ

اللہ جل شانہ نے اس مقام پر جس گروہ کو ایمان والوں کا سب سے کامل، اشد اور بدتر دشمن قرار دیا ہے ان کو پہچاننے کی نشانی یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اپنا اصل عقیدہ بیان کرنے میں جھوٹے ہیں چنانچہ جس سورۃ کی چوتھی آیت میں امت مسلمہ کے ساتھ ان کی عداوت کا حال بیان کیا گیا ہے اسی سورہ کی پہلی آیت میں ان کا یہ دعوی بھی نقل کیا گیا ہے کہ وہ اپنی زبان سے خود کو مومن بتانے کے لیے یہ اعلان نشر کرتے ہیں،، نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ،، ہم گواہی یتے ہیں کہ اپ اللہ کے رسول ہیں۔

اس بات کو نقل کرنے کے بعد دلوں کا حال جاننے والے خلاق عالم نے جہاں یہ ارشاد فرمایا کہ

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ

اور اللہ جانتا ہے کہ آپ واقعی اسکے رسول ہیں

وہاں یہ اعلان بھی جاری فرمایا ہے کہ

وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ،،

اور اللہ (یہ بھی) گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق لوگ جھوٹے ہیں

وہ اپنا عقیدہ بیان کرنے میں جھوٹے ہیں

اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہاں عقیدہ کے بارے میں ان کے جھوٹ کو بیان کرنے کے لیے تاکید کا استعمال تو ہوا ہی ہے کہ،، لکاذبون،، پر لام زائدہ برائے تاکید لائی گئی ہے جو ان کے انتہائی جھوٹا ہونے پر بطور دلیل کے کافی تھی پھر آخر کیا وجہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس پر اپنی گواہی نازل کرنے کی ضرورت پیش آ گئی؟۔۔۔اس بات کی پوری بصیرت حاصل کرنے کے لیے جاننا چاہیے کہ اہل ایمان کا قرآن کریم کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ:

۔۱۔۔۔قرآن پاک ہر طرح کے حشو وزوائد یعنی غیر ضروری اور اضافی باتوں سے پوری طرح محفوظ و مامون ہے پورے قرآن مجید میں ایک حرف بھی ایسا استعمال نہیں ہوا جس کا کوئی فائدہ اور مقصد نہ ہو۔

۔۲۔۔۔ ہر بیان ضرورت کے عین مطابق لایا گیا ہے ایسا نہیں کہ کسی بیان میں ولی کو نبی دکھایا گیا ہو یا زندیق کو ذمی کے روپ میں پیش کیا گیا ہو بلکہ جس کی جو حقیقت ہے عین اس کے مطابق کلام لایا گیا ہے۔

۔۳۔۔۔اس کے ساتھ یہ نکتہ بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ کسی بات اور دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے انتہائی اور آخری درجے کی دلیل کا نام شہادت ہے۔

ان گذارشات کے بعد غور کرنا چاہیے کہ اہل ایمان کے وہ سخت ترین دشمن جو اپنا عقیدہ بیان کرنے کے معاملے میں جھوٹ بولنے والے ہیں اگر ان کی پوری حقیقت بیان کرنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کافی ہو جاتی تو اس کے لئے قرآن کریم کی آیات نازل کرنے کی ضرورت نہ

رہتی اس لئے کہ فرمان نبوی بھی وحی الٰہی ہے، مگر ہر ہر شئے کی پوری حقیقت جاننے والے خلاق عالم نے اس مسئلہ کے بیان کے لیے وحی غیر متلو کی بجائے وحی متلو یعنی قرآن کریم نازل فرمایا۔

پھر قرآن کریم میں بھی سادہ طرز کلام اختیار نہیں کیا گیا حالانکہ سادہ طرزِ کلام بھی عقیدہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہے مگر چونکہ اپنا عقیدہ بیان کرنے کے باب میں انکے جھوٹ کی پوری حقیقت سادہ طرزِ کلام میں نہیں سما رہی تھی اس لیے اس طرز کلام کو چھوڑ کر موکد کلام لایا گیا تاکہ زور کلام سے جھوٹوں کی پوری حقیقت کھولی جائے۔۔۔مگر ملت اسلامیہ کے زیر بحث دشمنوں کی پوری حقیقت زور کلام کے ذریعے سے بھی نہ کھل سکی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے شہادت کو پیش کر کے ان پوری حقیقت حقیقت واشگاف فرمائی۔

قانون شہادت کا بیان

ارباب عقل ودانش بخوبی واقف ہیں کہ کسی دعوے کے ثبوت میں شہادت کو کلیدی حیثیت حاصل ہے عدالت میں جرح وتنقید کا سارا زور شہادت پر ہی صرف ہوتا ہے اس لیے کہ پورے دعوے کا مدار شہادت کے وزن سے جڑا ہوا ہے لہٰذا مخالف پورے زور سے شہادت کو مجروح کرنے کی کوشش کرتا ہے، پس اس مقام پر رب العزت نے ،،نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ،، کہہ کر اپنے عقیدے کے بارے میں زوردار جھوٹ بولنے والوں کے جھوٹ پر اپنی شہادت پیش فرمائی ہے اس لیے کہ سچے تو صدیق وعلی وغیرہما صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی تھے۔

،،أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ،،۔۔أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ

لہٰذا ان کو بطور گواہ پیش کیا جا سکتا تھا مگر ان کی شہادت کے ذریعہ اپنا عقیدہ بتانے میں جھوٹ بولنے والے اس گروہ کی پوری حقیقت کھولی نہیں جاسکتی تھی۔

حتی کہ اس مقام پر صادق ومصدوق پیغمبر کی شہادت بھی پیش نہیں کی گئی باوجودیکہ پوری جنس انسانیت میں ان سے بڑھ کر کوئی صادق وامین نہیں ہوسکتا کہ ہر باریک سے باریک تر کی پوری حقیقت جاننے والا جانتا ہے کہ اس ہستی کی شہادت بھی ان جھوٹوں کی پوری حقیقت واشگاف کرنے میں کافی نہیں تب مالک ارض وسماء نے اپنی شہادت پیش فرما کر واضح کر دیا کہ جس طرح میری

شہادت سے اوپر کسی شہادت کا کوئی درجہ نہیں اسی طرح اپنے عقیدے کے بارے میں جھوٹ بولنے والوں کے جھوٹ سے اوپر کسی دوسرے جھوٹ کا کوئی درجہ نہیں ہے۔

اس شہادت سے ایک اور عقدہ بھی حل ہو گیا کہ اپنے عقیدے کے بارے میں جھوٹ بولنے والوں کا جھوٹ اللہ جل شانہ کے سوا کسی اور کو معلوم ہی نہیں ہوسکتا ورنہ چار نکاتی ایجنڈے پر جنہوں نے مسجد کا لبادہ ڈال کر پوری امت کی آنکھوں میں دھول جھونک دیا تھا کہ کسی بڑے سے بڑے صحابی رسول کو معمولی سا ،، وہم ،، بھی نہیں ہوا کہ مسجد کے مقدس لبادے میں چھپی یہ عمارت ،، ضرارا ،، بھی ہو سکتی ہے اور مسجد کے لبادے تلے ،، کفرا ،، کا کرتب بھی ممکن ہے اور مسجد کے لبادے میں ،، تفریقا بین المومنین ،، کا سازشی ہیڈ کوارٹر بھی قائم ہوسکتا ہے۔ وہ تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول کے مقابلے میں لڑنے والے فوجیوں کی چھاؤنی اور محفوظ پناہ گاہ بھی بھلا مدینہ منورہ جیسے مرکز اسلام میں تیار کی جاسکتی ہے؟

پھر صرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی کیا، انبیاء کرام علیہم السلام کے سردار اور امام اسی مدینہ منورہ میں موجود ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہ سب کچھ ہو گیا مگر مقدس لبادے تلے درج بالا چار نکاتی ایجنڈے کی طرف ذرا سا دھیان بھی نہیں گیا حد یہ کہ وہ خود حاضر خدمت ہو گئے اور عرضی پیش کی کہ اس (اللہ ورسول کے خلاف لڑنے والے فوجیوں کے لیے بنائے گئے اس ہیڈ کوارٹر) کا افتتاح بھی ہم نے آپ سے ہی کروانا ہے۔۔۔ کم از کم راقم کا پورا وجود یہاں پہنچ کر لرز جاتا ہے بھلا مکاری وعیاری میں ان سے بھی کوئی آگے بڑھ سکتا ہے؟

اور دوسری طرف تمام کمالات جن پر ختم ہو جاتے ہیں انہوں نے وعدہ فرما لیا کہ ٹھیک ہے میں افتتاح کے لیے آجاؤں گا۔۔۔ یہاں تک کہ آپ اس کام کی طرف بڑھنے والے ہی تھے کہ خلاق عالم نے قرآن کریم نازل فرما کر ان کی عداوت ومکاری تار تار کر کے رکھ دی۔۔۔ پس شہادت کے لیے علم ہونا ضروری ہے اور یہ وہ دشمن نہیں کہ جن کی دشمنی کو علم وحی کی روشنی حاصل کیے بغیر جانا جاسکے۔۔۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ امت مسلمہ سورۃ توبہ کی آیت نمبر ایک سو سات کو پورے طور پر جان لے تو کافی سارا امیر عزیمت سمجھ آجائے گا کہ۔۔۔ کس طرح وہ اپنا جھوٹ بے نقاب ہو جانے کے باوجود اور اس بارے میں وحی الٰہی اتر آنے کے بعد بھی قسمیں اٹھا اٹھا کر واویلا مچا

رہے تھے کہ،،

،،إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَى،،

بھلا قرآن کریم کی اس قدر واضح اور کھلی راہنمائی کے بعد بھی کوئی ایمانی غیرت رکھنے والا شخص اپنی زبان سے خود کو مومن کہنے اس پائے جھوٹے، دھوکہ باز، اور چکر بازوں دشمنوں پر اعتبار کر سکتا ہے؟

قرآن کریم کے دیگر مقامات

زیر نظر سورۃ کی پہلی آیت میں جن لوگوں کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے جھوٹ بولتے ہیں ان کی اس عادت کو اللہ کریم نے قرآن کریم میں کئی جگہ پر بیان فرمایا ہے چند مقامات ملاحظہ فرمائیں،

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَى شَيْءٍ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ (مجادلہ/۱۸)

جس دن اللہ ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا تو اس کے سامنے بھی یہ اسی طرح قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے کھاتے ہیں اور یہ سمجھیں گے کہ انہیں کوئی سہارا مل گیا ہے۔ یاد رکھو یہ لوگ بالکل جھوٹے ہیں۔

وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (التوبہ/۴۲)

اور اَب یہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں استطاعت ہوتی تو ہم ضرور آپ کے ساتھ نکل جاتے۔ یہ لوگ اپنی جانوں کو ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں

فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ۔

(البقرہ/۱۰)

ان کے دِلوں میں روگ ہے چنانچہ اللہ نے ان کے روگ میں اور اضافہ کر دیا ہے اور ان کے لئے دردناک سزا تیار ہے، کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے

فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَى يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا

يُكَذِّبُونَ (التوبہ/ ۷۷)

نتیجہ یہ کہ اللہ نے سزا کے طور پر نفاق ان کے دِلوں میں اُس دن تک کے لئے جما دیا ہے جس دن وہ اللہ سے جا کر ملیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا، اُس کی خلاف ورزی کی اور کیونکہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔

وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ

(التوبہ/ ۵۶)

یہ اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ وہ تم سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ ڈرپوک لوگ ہیں

فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ۔ (النسا/ ۶۲)

پھر اُس وقت ان کا کیا حال بنتا ہے جب خود اپنے ہاتھوں کے کرتوت کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت آ پڑتی ہے؟ اُس وقت یہ آپ کے پاس اللہ کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں کہ ہمارا مقصد بھلائی کرنے اور ملاپ کرا دینے کے سوا کچھ نہ تھا

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ إِن كَانُوا مُؤْمِنِينَ.

(التوبہ/ ۶۲)

(مسلمانو!) یہ لوگ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں اس لئے کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کریں حالانکہ اگر یہ واقعی مؤمن ہوں تو اللہ اور اس کے رسول اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ یہ اُن کو راضی کریں

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا (التوبہ/ ۷۴)

یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھا جاتے ہیں کہ انہوں نے فلاں بات نہیں کہی، حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہی ہے اور اپنے اسلام لانے کے بعد انہوں نے کفر اختیار کیا ہے۔ انہوں نے وہ کام کرنے کا ارادہ کر لیا تھا جس میں یہ کامیابی حاصل نہ کر سکے

يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ (التوبہ/ ۹۶)

یہ تمہارے سامنے اس لیے قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، حالانکہ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے تو اللہ تو ایسے نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا

وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ. (التوبہ/۱۰۷)

]اور یہ قسمیں ضرور کھالیں گے کہ بھلائی کے سوا ہماری کوئی اور نیت نہیں ہے، لیکن اللہ اِس بات کی گواہی دیتا ہے کہ وہ قطعی جھوٹے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ. (مجادلہ/۱۴)

کیا تم نے ان کو نہیں دیکھا جنہوں نے ایسے لوگوں کو دوست بنایا ہوا ہے جن پر اللہ کا غضب ہے؟ یہ نہ تو تمہارے ہیں اور نہ ان کے اور یہ جانتے بوجھتے جھوٹی باتوں پر قسمیں کھا جاتے ہیں

وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ (آل عمران/۷۵)

اور (اس طرح) وہ اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھتے ہیں۔

وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (التوبہ/۹۰)

دیہاتیوں میں سے بھی بہانہ باز لوگ آئے کہ اُن کو (جہاد سے) چھٹی دی جائے، اور (اس طرح) جن لوگوں نے اللہ اور اُس کے رسول سے جھوٹ بولا تھا، وہ سب بیٹھ رہے۔ ان میں سے جنہوں نے کفر (مستقل طور پر) اپنا لیا ہے، ان کو دردناک عذاب ہوگا

جیسا کہ اپ حضرات نے ملاحظہ فرمایا ان آیات میں اللہ جل شانہ نے اپنا دین بتانے اور عقیدہ ظاہر کرنے کے حوالے سے نہ صرف یہ کہ وہ جھوٹ بولتے تھے بلکہ باقاعدہ اس پر قسمیں تک پھانک جاتے تھے تا کہ ان قسموں کے سہارے اپنے جھوٹ کو سچ ثابت دکھا سکیں۔

اہل علم کے بیانات

قرآن کریم میں درج ان بیانات سے ایسا گروہ صاف دکھائی دے رہا ہے جو اپنی زبان سے خود کو مومن بھی کہتا ہے اور اپنے عقیدے کے بیان کرنے میں جھوٹ بھی بولتا ہے اس گروہ کی نشاندہی میں

ارباب علم نے جو کچھ فرمایا ہے اس کی معمولی سی جھلک ہدیہ قارئین کی جاتی ہے تا کہ کوئی اپنا پرایا کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ رہے اور نہ ہی راقم فقیر پر خود رائی یا کسی تفرد وغیرہ کی تہمت لگا سکے،

اسلام جب طاقتور ہو گیا اور مدینہ منورہ میں دین حق کے قدم جم گئے تو ایک طبقہ جو اسلام سے ایسی سخت عداوت رکھتا تھا جیسی عداوت ابلیس کو ابن آدم کے جنت جانے سے تھی وہ طبقہ آگے بڑھا اور طاقتور اسلام کی صفوں میں جا گھسا اس مقصد کیلئے اسے تقیہ جیسا نظریہ اور محفوظ ہتھیار ایجاد کرنا پڑا چنانچہ اہل علم ،،تقیہ،، کرنے والوں کا تعارف یوں کرواتے ہیں:

مخادعا لمن تخلص منه بالذي اظهر له من تقيته فكذالك المنافق (ابن جریر طبری/ بقرہ/۹)

جس سے ڈر ہو اس کو ،،تقیہ،، کے ذریعے دھوکہ دے کر،،تقیہ،، کرنے والا بچ جاتا ہے اور منافقت کی بھی یہی صورت حال ہے۔

لا ينفق الا تقيته من المسلمين و رياء (تفسیر رازی/ التوبہ/ ۹۹)

وہ مسلمانوں سے تقیہ کرتے ہوئے اور ریا کاری کے طور پر خرچ کرتے ہیں

اذلقوا المؤمنين من اصحاب رسول صلى الله عليه وآله وسلم اعطوهم بالسنتهم تقيته حذرا على انفسهم منهم فقالو الهم قدامنا و صدقنا بما جاء به محمد صلى الله عليه وآله وسلم (طبری/ آل عمران ۱۱۹)

جب مؤمنین اصحاب رسول سے ملتے ہیں تو تقیہ کے طور پر اپنی جان بچانے کیلئے ان کے سامنے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور تصدیق کی اس دین کی جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لے کر آئے ہیں۔

وقد قال مجاهد ان هذا من صفته اليهود وهو بصفته اهل النفاق الذين كانوا أهل الشرك فاظهر و الاسلام تقيته من رسول الله و اهل الايمان به وهم على كفرهم مقيمون

(ایضا/ النساء/ ۳۸)

امام مجاہد نے فرمایا کہ یہ یہودیوں کی صفت ہے اور وہ منافقین جو مشرکین میں سے تھے ان کی بھی یہی عادت تھی کہ وہ تقیہ کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل ایمان کے سامنے اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتے اس حال میں کہ وہ اپنے کفر پر جمے ہوئے تھے۔

ويحلفون بالله انهم لمنكم وما هم منكم ولكنهم قوم يفرقون قال (الضحاك) انما

يحلفون بالله تقيته (تفسیر ابن ابی حاتم)

وہ قسمیں اٹھاتے ہیں کہ وہ آپ میں سے (مؤمن) ہیں حالانکہ وہ آپ میں سے (مؤمن) نہیں لیکن وہ تفرقہ ڈالنے والے لوگ ہیں (التوبہ// اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے ضحاک) فرماتے ہیں کہ وہ تقیہ کرتے ہوئے اللہ کے نام کی قسمیں کھاتے ہیں۔

(ولكنهم قوم يفرقون) يخافون فيحلفون تقيته لكم (الوجیز للواحدی/توبہ/۵۶)

وہ تمہارے سامنے تقیہ کے طور پر قسمیں اٹھاتے ہیں تمہارے ڈر کی وجہ سے

يقولون بالسنتهم ماليس في قلوبهم).... انما يظهر طلب الاستغفار تقيته و خوفا و هذا في المنافقين (تفسیر سمعانی)

وہ طلب استغفار کا اظہار تقیہ کے طور پر خوف کی وجہ سے کرتے ہیں اور یہ منافقین کی عادت ہے۔

فيتظاهرون بالاسلام تقيته ملجا مكانا يلتجئون اليه (الکشاف/توبہ/۵۸)

وہ بتکلف اسلام کا اظہار تقیہ کرتے ہوئے کرتے ہیں جائے پناہ کو حاصل کرنے کیلئے۔

لا ينفق الا تقيته من المسلمين و رياء (ایضا/توبہ/۹۸)

وہ مسلمانوں سے تقیہ کرتے ہوئے اور ریا کاری کیلئے خرچ کرتے ہیں

(انظرونا نقتبس من نوركم) و ذالك هو الخدع الذي يجري على المنافقين.... وتلك حال كل من يعمل كارها غير معتقد فيه الصواب تقيته و مصائقه (المحرز الوجیز/نساء/۱۴۴)

اور یہ اس دھوکہ (کی سزا ہے) جس پر منافقین چلتے رہے۔۔۔۔اور یہی حال ہر اس شخص کا ہوگا جو صواب کام کو کرے اسے ناپسند کرتے ہوئے اور بغیر اعتقاد کے محض بچاؤ اور تقیہ کے طور پر

ويحلفون بالله.... يفرقون) يخافون منكم ان تفعلوا بهم ما تفعلون بالمشركين فيظهرون الاسلام تقيته (بیضاوی/التوبہ/۵۶)

وہ تم سے ڈرتے ہیں کہ تم ان کے خلاف بھی وہی اقدام نہ کرو جو مشرکین کے خلاف کیا ہے پس (اس ڈر کی وجہ سے) وہ تقیہ کے طور پر اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔

وانما ينفق رياء و تقيته يتربص بكم الروائر (بیضاوی/التوبہ/۱۰۱)

وہ تقیہ دریاء کے طور پر خرچ کرتے ہیں تمہارے اوپر مصائب اترنے کے انتظار میں ہیں۔

(....قوم یفرقون) یخافون القتل و مایفعل بالمشرکین فیتظاھرون بالاسلام تقیته

(مدارک/توبہ/۵۶)

وہ قتل ہونے اور جو کچھ مشرکین کے ساتھ معاملہ کیا جاتا ہے اس معاملہ کے کئے جانے سے ڈرتے ہیں لہذا تقیہ کے طور پر اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کرتے ہیں

لا ینفق الا تقیته من المسلمین و ریاء (ایضا/توبہ/۹۸)

وہ مسلمانوں سے تقیہ کرتے ہوئے اور ریاکاری کے طور پر خرچ کرتے ہیں

فیتظاھرون بالاسلام تقیته و ھم یبطنون النفاق (البحر المحیط/توبہ/۳۴)

وہ تقیہ کے طور پر اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتے ہیں اور اپنے نفاق کو چھپاتے ہیں

لا ینفق الا تقیته من المسلمین (ایضا/۹۳)

وہ مسلمانوں سے تقیہ کرتے ہوئے خرچ کرتے ہیں

و ھو لا یظھر بلسانه خلاف ماھو له معتقد الا تقیته ۔۔۔ (ابن کثیر/بقرہ/۱۰)

وہ جو کچھ اپنی زبان سے اپنے عقیدے کے خلاف ظاہر کرتے ہیں وہ تقیہ کے طور پر ہوتا ہے

یراءون الناس)... یشھدون الناس تقیته من الناس و مصانعه لھم (ایضا/النساء/۱۴۲)

وہ لوگوں سے تقیہ کرتے ہوئے اور ان سے بچاؤ کی غرض سے ان کے سامنے حاضر رہتے ہیں

اتخذوا أیمانھم جنته)... جنته ای تقیته (ایضا/منافقون/۲)

انہوں نے اپنی قسموں کو اپنے لئے ڈھال بنایا ہوا ہے،، جنہ،، یعنی تقیہ کے طور پر

المراد المنافقون الذي کان انفاقھم و ایمانھم تقیته (اللباب فی علوم الکتاب)

اور منافقین سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا (اظہار) ایمان اور انفاق تقیہ کے طور پر ہوتا ہے۔

و ھو یصلي تقیته کالفاسق (اللباب ہمزہ/۴)

اور وہ تقیہ کے طور پر نماز میں پڑھتے ہیں جیسا کہ فاسق

فیظھرون الایمان تقیته (تفسیر غرائب القرآن)

وہ تقیہ کے طور پر اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں

فیحلفون تقیته (جلالین/توبہ/۵۶)

وہ تقیہ کے طور پر میں اٹھاتے ہیں

فذالک ھو الخدع الذي یجري علی المنافقین۔۔۔۔۔وتلک حال کل من یعمل کارھا غیر معتقد فیه الصواب بل تقیته او مصانعته (الجواہر الحسان/نساء/۱۴۲)

اور یہ وہ دھوکہ بازی ہے جس پر منافقین چل رہے ہیں ۔۔۔۔اور یہی حال ہر اس صحیح کام کو بغیر اعتقاد اور ناپسندیدگی کے ساتھ کرنے والے کا ہے جو تقیہ اپنے بچاؤ کیلئے عمل کرتا ہے

انما یحلفون باللہ تقیته (الدر المنثور/توبہ/۵۶)

وہ اللہ کے نام کی قسمیں محض تقیہ کے طور پر اٹھاتے ہیں

فیظھرون الاسلام تقیته (السراج المنیر/توبہ/۵۶)

وہ تقیہ کے طور پر اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتے ہیں

لا ینفق التقیته من المسلمین (ایضا/توبہ/۵۶)

نہیں وہ خرچ کرتے مگر مسلمانوں سے تقیہ کرتے ہوئے

فیظھرون الاسلام تقیته ویویدونه بالایمان الفاجرہ (ارشاد العقل السلیم/توبہ/۵۶)

وہ تقیہ کے طور پر اپنے اسلام کا اظہار اور جھوٹی قسموں سے اس کی تائید کرتے ہیں

کان ینافقھم باظھار انه علی دینھم وھو تقیته منھم (الشبہات علی البیضاوی/مؤمن/۷)

انکا نفاق ہی تھا کہ وہ اس بات کا اظہار کرتے کہ وہ مسلمانوں کے دین پر ہیں حالانکہ وہ ان سے تقیہ کرتے تھے

فیظھرون الاسلام تقیته ویؤکدونه بالایمان الفاجرہ (روح البیان/توبہ/۵۶)

وہ تقیہ کرتے ہوئے اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتے اور اس دعوے کو جھوٹی قسمیں کھا کر مضبوط کرتے تھے

وانما ینفق ریاءو تقیته (ایضا/۹۸)

وہ تقیہ اور ریا کاری کے طور پر خرچ کرتے ہیں

فیظھرون الاسلام تقیته (بحر المدید/توبہ/۵۶)

وہ اپنا مسلمان ہونا تقیہ کے طور پر ظاہر کرتے ہیں

وانما ینفق لریاء و تقیته (ایضا/۹۷)

وہ ریا کاری اور تقیہ کیلئے خرچ کرتے ہیں

فیظھرون لکم الاسلام تقیته منھم (فتح القدیر/توبہ/۵۶)

وہ تمہارے سامنے تقیہ کرتے ہوئے اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتے ہیں

فیتظاھرون بالاسلام تقیته (محاسن التاویل/توبہ/۵۶)

وہ تقیہ کرتے ہوئے اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتے ہیں

لا ینفق الا تقیته من المسلمین (ایضا/۹۸)

وہ مسلمانوں سے تقیہ کرتے ہوئے خرچ کرتے ہیں

ینفق المنافقون ریاء و تقیته (المنار/ال عمران/۱۱۷)

منافقین ریا کاری یا تقیہ کے طور پر خرچ کرتے ہیں

ما کان یضعه المنافقون في بعض طرق البر ریاء و سمعته او تقیته (ایضا/ال عمران/۱۱۷)

منافقین جو بعض نیکی کے کاموں میں خرچ کرتے تھے تو وہ صرف ریا کاری، شہرت اور تقیہ کے طور پر تھا

یظھرون الاسلام تقیة (ایضا/المائدہ/۵۳)

وہ تقیہ کرتے ہوئے اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتے ہیں

ولعلھم اخفی نفاقا و اشد تقیته ممن قال فیھم (ام حسب الذین في قلوبھم مرض۔۔۔)

(المنار/توبہ/۱۰۱)

یعنی اے نبی آپ ظاہری صورت حال سے ان کے نفاق کو نہیں پہچان سکتے) شائد اس وجہ سے کہ انکا نفاق بہت ہی مخفی تھا اور تقیہ میں بہت ہی سخت تھے ان لوگوں میں سے جن کے بارے میں" (ام

حسب الذین“۔۔)اتری تھی۔

یظھرون الاسلام تقیته (ایضا/توبہ/۵۶)

وہ تقیہ کرتے ہوئے خود کو مسلمان بتاتے ہیں

لان کون الانسان یتخذ من دینه تقیته فهذا دلیل علی ذله و هذا نوع من النفاق

(تفسیر العثیعین / بقرہ)

بے شک انسان تقیہ کے طور پر اپنے دین کا بچاؤ کرتا ہے اور یہ اس کی کمزوری کی دلیل ہے اور یہ بھی ایک قسم کا نفاق ہے

لانهم کفار مشرکون و انما اظهروا الاسلام تقیته فقط و لذا کان انفاقهم ریاء لا غیر

(ایسر التفاسیر للجزائری/ النساء/ ۳۶)

اس لئے کہ وہ کفار مشرکین تھے اور جو وہ اپنا مسلمان ہونا ظاہر کرتے تھے وہ صرف تقیہ کے طور پر تھا۔اسی وجہ سے انکا خرچ کرنا ریا کاری کے علاوہ کچھ بھی تھا

(بشر المنافقین)۔۔۔۔ویظهر الاسلام تقیته (ایضا/النساء/۱۳۸)

وہ تقیہ کرتے ہوئے خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں

فلم یذکروه بالسنتهم الا تقیته (ایضا/الم تر الی الذین تولوا منکم)

وہ زبانوں سے صرف تقیہ کے طور پر ذکر کرتے ہیں

انهم یخرجونها تقیته و خوفا (الھدایہ الی بلوغ النھایہ/توبہ/ ۵۳)

بے شک وہ وہاں سے تقیہ اور خوف کی وجہ سے نکلے

وهذا فریق من الاعراب یظهر الایمان و ینفق في سبیل الله و انما یفعلون ذالك تقیته و خوفا۔۔ وهم یبطنون الکفر۔۔۔۔ و ینفقون في سبیل الله و یعدون ذالک کالا تاوات المالیه و الرزایا یدفعونها تقیته (التحریر والتنویر/توبہ/ ۹۸)

اور یہ دیہاتی لوگوں کا گروہ ہے جو اپنا ایمان ظاہر کرتا اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور وہ ڈر اور تقیہ کی بنا پر ایسا کرتے ہیں۔۔۔اور انہوں نے کفر کو دل میں چھپایا ہوا ہے۔۔۔اور جو کچھ

وہ فی سبیل اللہ خرچ کرتے اسے مالی ٹکس شمار کرتے ہوئے تقیہ کے طور پر دیتے ہیں۔

اتخذوا ایمانهم تقیته (ایضا/المنافقون/۲)

وہ تقیہ کرتے ہوئے (اپنے مومن ہونے کی) قسمیں کھاتے ہیں

فیتظاهرون بالاسلام تقیته (الموسوعہ القرآنی/توبہ/۵۶)

وہ اسلام کا اظہار تقیہ کے طور پر کرتے ہیں۔

وانما یؤدونها ریاء او تقیته للمسلمین (تفسیر الوسیط/النساء/۱۳۷)

اور وہ (زکوۃ) ادا کرتے ہیں ریا کاری اور مسلمانوں سے تقیہ کرتے ہوئے

تظاهرهم بالاسلام تقیته و جبنهم عن التصریح بما هم علیه من کفر

(ایضا/تمهید بین یدی تفسیر سورہ توبہ)

وہ تقیہ کرتے ہوئے اپنا اسلام ظاہر کرتے ہیں اور جس کفر پر قائم ہیں اس کا اظہار کرنے سے بچتے ہیں۔

وانما ینفقونه تقیته و ریاء و مدارة للمسلمین (ایضا/توبہ/۹۷)

وہ تقیہ اور ریا کاری اور مسلمانوں کے ساتھ اظہار مدارت صرف تقیہ کے طور پر کرتے ہیں

ولکنهم قوم یخافون فیحلفون تقیته لکم (التفسیر المنیر/توبہ/۵۶)

لیکن وہ (منافق) ایسی قوم ہے جو ڈرتے ہیں اور تمہارے سامنے تقیہ سے کام لیتے ہیں

فیظهرون الاسلام تقیته و یؤیدونه بالایمان الفاجره (صفوہ التفاسیر/توبہ/۵۶)

وہ تقیہ کے طور پر اپنا اسلام ظاہر کرتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھا کر اس کی تائید کرتے ہیں

ای لا اخلاص لهم و لا معاملته مع الله بل انما یریدون أن یراهم الناس تقیته لهم

(تفسیر المنیر للزحیلی/النساء/۱۴۲)

لیکن ان میں نہ تو اخلاص ہے اور نہ اللہ تعالی کے ساتھ انکا کوئی معاملہ ہے بلکہ وہ تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ لوگ (یہ کام کرتے ہوئے) انکو دیکھیں اور ان لوگوں سے تقیہ کرتے ہوئے وہ یہ کچھ کرتے ہیں

انهم جماعته خائفون یظهرون الاسلام تقیته او مناورة او سیاسته لا حقیقته

(تفسیر الوسیط لزحیلی/ مائدہ/ ۵۳)

بے شک وہ ایسی جماعت ہے جوخوف زدہ ہے تقیہ کرتے ہوئے خود کومسلمان ظاہر کرتی ہے یا سیاسی چال کے طور پر اپنے کومسلمان کہتے ہیں حقیقت میں مسلمان نہیں ہیں

فیحلفون تقیته (ایضا/توبہ/۵۶)

وہ تقیہ کے طور پر قسمیں کھاتے ہیں

فیظھرون بکم الاسلام تقیته منھم لا عن حقیقته (البیان فی مقاصد القرآن/توبہ/۵۶)

وہ تقیہ کرتے ہوئے ان کے سامنے خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں نہ کہ حقیقت (میں مسلمان ہونے کی وجہ سے)

المراد المنافقون الذین کان انفاقھم و ایمانھم تقیته (قرطبی/ النسا/ ۳۸)

مراد ومنافقین ہیں جن کا انفاق اور ایمان (کا دعوی) تقیہ کے طور پر تھا

(کفروا بعد اسلامھم)۔۔۔اسلموا اسلام التقیه (تفسیر ماتریدی/آل عمران/ ۷۴)

وہ تقیہ کے طور پر مسلمان ہوئے

ایسے لوگ جو اپنے مومن ہونے کا دعوی بھی کرتے تھے اور اپنا اصل عقیدہ بیان میں جھوٹ بھی بولتے تھے انہی کو خلاق عالم نے ،،ھم العدو،، کہہ کر اہل اسلام کا بدترین دشمن قرار دیا ان کے تعارف میں اہل علم نے جو بیان دیا اس کے فقط ضروری الفاظ نقل کیے گئے ہیں اس سلسلے کی مذید تفصیل معلوم کرنے کے لئے ،،تفسیر آیات الرحمن فی کشف الکتمان،، ملاحظہ کی جائے۔

وہ جن کا دین اور ایمان تقیہ ہے

درج بالا گزارشات کے بعد ارباب علم اہل فہم و دانش اور امت اسلام کا فرض ہے کہ وہ خود کو مومن کہنے والوں میں ،،تقیہ،، کو اپنا دین،،و،،ایمان، کہنے والوں کو تلاش کریں کہ ،،تقیہ،، کس مدعی ،،مؤمن،، گروہ کا امتیازی نشان ہے؟

مگر درج بالا حقائق کی طرح یہ بھی کوئی مشکل یا پیچیدہ سوال نہیں جو حل نہ ہو سکے یا جس کو حل کرنے کے لئے کسی نہایت گہرے علم کی ضرورت ہو بلکہ یہ ایسا عام اور معروف عقیدہ و نظریہ ہے جو خواص تو

خواص عام اہل فہم کو بھی معلوم ہے کہ کس گروہ میں تقیہ دین کا دس میں سے ۹ فیصد حصہ ہے؟ بہر حال تقیہ کو اپنا دین و ایمان کہنے والوں میں اول درجہ کی مانی جانے والی کتاب الکافی ہے، اس اولین کتاب کے باب التقیہ سے نمونہ کے طور پر صرف چند روایات حاضر خدمت ہیں:

۔ا۔قال ابو عبداللہ یا اباعمر ان تسعتہ اعشار الدین في التقیہ، و لا دین لمن لا تقیتہ لہ

(الکافی ج/ ۲ /ص/ ۲۱۷ روایت نمبر ۲)

ابوعمر العجمی کہتا ہے کہ مجھے ابوعبداللہ نے کہا اے ابوعمر و نو حصے دین تقیہ میں ہے اور جو شخص تقیہ نہ کرے اس کا کوئی دین نہیں

۔۲۔حبیب بن بشیر کہتا ہے

قال ابو عبداللہ سمعت ابی یقول لا و اللہ ما علی وجہ الارض شيء احب الي من التقیہ، یا حبیب انہ من کانت لہ تقیتہ رفعہ اللہ یا حبیب من لم تکن لہ تقیتہ وضعہ اللہ۔

(ایضا/ روایت نمبر ۴)

امام ابوعبداللہ نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے ہیں نہیں اللہ کی قسم روئے زمین پر جتنی بھی چیزیں ہیں ان میں مجھے سب سے زیادہ محبوب شئے ،،تقیہ،، ہے اے حبیب بے شک جو شخص ،،تقیہ،، کرتا رہے گا اللہ تعالی اس کو عزت سے نوازے گا اور اے حبیب جو شخص تقیہ کو ترک کردے گا اللہ تعالی اس کو ذلیل ورسوا کردے گا۔

۔۳۔ابوبصیر سے منقول روایت ہے کہ:

قال أبو عبداللہ علیہ السلام: التقیة من دین اللہ. قلت: من دین اللہ؟ قال: إي و اللہ من دین اللہ ولقد قال یوسف: " أیتها العیر إنکم لسارقون " واللہ ما کانوا سرقوا شیئا ولقد قال إبراهیم: "إني سقیم" واللہ ما کان سقیما

(ایضا/ روایت نمبر ۳)

امام ابوعبداللہ نے کہا کہ تقیہ کرنا اللہ کے دین میں سے ہے (مجھے یہ سن کر بڑی حیرانگی ہوئی تعجب کے عالم میں نے امام سے پوچھا کیا) تقیہ اللہ کے دین میں سے ہے؟ تو امام نے جواب میں فرمایا ہاں اللہ کی قسم تقیہ اللہ کے دین میں سے ہے (دلیل یہ ہے کہ) حضرت یوسفؑ نے قافلے والوں کو کہا کہ بے

شک تم نے چوری کی ہے حالانکہ اللہ کی قسم انہوں نے کوئی چوری نہیں کی تھی اور حضرت ابراھیمؑ نے کہا کہ میں بیمار ہوں حالانکہ اللہ کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔

اس روایت میں جہاں ثبوت تقیہ کی دلیل معلوم ہوگئی وہاں تقیہ کی تعریف بھی معلوم ہوگئی کہ جھوٹ بولنے کا نام تقیہ ہے اس لئے کہ خلاف واقعہ خبر کا نام جھوٹ ہے اور یہاں دونوں خبریں خلاف واقعہ ہیں جس کی ان کے امام نے خود صراحت کرتے ہوئے ،،واللہ ما کانوا سرقوا شیئا،، اور ،، واللہ ما کان سقیما،، کے جملے ارشاد فرمائے۔

۔۴۔۔امام ابوعبداللہ کہ روایت ہے انہوں نے کہا کہ:

عن أبي عبدالله عليه السلام قال: اتقوا على دينكم فاحجبوه بالتقية، فإنه لا إيمان لمن لا تقية له۔۔۔ (ایضا/روایت نمبر ۵)

اپنے دین کے بارے میں بچتے رہو اور اس کو تقیہ کے ذریعے چھپا کر رکھو پس بے شک اس کا کوئی ایمان نہیں (یعنی وہ بے ایمان ہے) جو تقیہ نہیں کرتا۔

۔۵۔امام ابوعبداللہ نے قرآن کریم کی آیت،، **ولا تستوى الحسنة ولا السيئة** ،، کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا کہ:

عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عز وجل: "ولا تستوي الحسنة ولا السيئة" قال: الحسنة: التقية والسيئة: الاذاعة۔ (ایضا/روایت نمبر ۶)

تقیہ کرنا،،حسنہ،،یعنی نیکی وثواب کا کام ہے اور تقیہ کا ترک کرنا،،سیئہ،،یعنی برائی اور گناہ کا کام ہے۔

اس دین میں تقیہ دین اور ایمان ہے فرض اور واجب ہے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عزت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے نیکی اور ثواب کا کام ہے جس کے مطابق وہ اپنے اصل عقیدے کو دل میں چھپا کر رکھتے اور اپنے اصل عقیدے کے برعکس عقیدہ اپنی زبان سے بیان کرتے ہیں یہ ہے وہ دین جو آج بھی باقاعدہ مرتب ومروج وموجود ہے

خلاق عالم نے جن کو،،رجس،،کہا

سورۃ توبہ کا آخری حصہ ملاحظہ فرمائیں آیت نمبر ۹۷ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تبراء کرنے والوں کا انداز تبراء نقل فرمایا کہ

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٩﴾

(یہ منافق وہی ہیں) جو خوشی سے صدقہ کرنے والے مؤمنوں کو بھی طعنے دیتے ہیں، اوران لوگوں کو بھی جنہیں اپنی محنت (کی آمدنی) کے سوا کچھ اور میسر نہیں ہے، اس لئے وہ ان کا مذاق اُڑاتے ہیں ۔اللہ ان کا مذاق اڑاتا ہے، اوران کے لئے دردناک عذاب تیار ہے۔

آیت کے تحت شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی صاحب اپنے ،،آسان ترجمہ قرآن،، میں فرماتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو صدقات نکالنے کی ترغیب دی تو ہر مخلص مسلمان نے اپنی اِستطاعت کے مطابق صدقہ لاکر پیش کیا، منافقین خود تو اس کارِ خیر میں حصہ کیا لیتے، مسلمانوں کو طعنہ دیتے رہتے تھے۔ اگر کوئی شخص زیادہ مال لے کرآتا تو کہتے کہ یہ تو دِکھاوے کے لئے صدقہ کررہا ہے، اوراگر کوئی غریب مزدوراپنے گاڑھے پسینے کی کمائی سے کچھ تھوڑا سا صدقہ لے کرآتا تو منافقین اُس کا مذاق اڑاتے، اور کہتے کہ یہ کیا چیز اُٹھالایا ہے؟ اللہ اس سے بے نیاز ہے! صحیح بخاری اور حدیث وتفسیر کی دوسری کتابوں میں ایسے بہت سے واقعات مروی ہیں

(آسان ترجمہ قرآن تحت الایہ)

گویا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی جو بہترین اور عمدہ نیکی ہوتی تھی یہ دشمنان صحابہ اسی نیکی پر ذرا بھونڈے طریقے سے ریا کاری یا کنجوسی کا خول چڑھا دیا کرتے تھے جس سے اس کمال عبادت کی اصل حقیقت یکسر پلٹ جاتی اور دیکھنے والوں کو وہی عمدہ نیکی ریا کاری کے خول میں سراسر گناہ نظر آتا یہ ہے وہ بھونڈا طریقہ جس سے وہ صحابہ کرام پر،، مطاعن ومثالب،، کھڑا کرتے تھے جس پر اللہ جل شانہ نے ان پر اپنے غیض وغضب کا ایسا اعلان کیا کہ فرعون بھی اس جیسے غیض وغضب کا شکار نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس تبراء کو نقل کر کے اگلی آیت میں اپنے نبی سے صاف فرمایا

إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

اگرتم ان کے لئے ستر مرتبہ اِستغفار کروگے تب بھی اللہ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ یہ اس لئے کہ

انہوں نے اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ کفر کا رویہ اپنایا ہے، اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت تک نہیں پہنچاتا۔

کچھ آگے چل کر آیت نمبر ۹۵ میں ان تبرائیوں کی اصل اور حقیقت بیان فرمائی

''إِنَّهُمْ رِجْسٌ'' یقین جانو یہ سراپا گندگی ہیں۔

مزید آگے آیت نمبر ۱۰۷ میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی بنائی ہوئی مسجد تقوی کے مقابلہ میں خود کو مومن کہنے والے دشمنان صحابہ کی بنائی جانے والی اس عمارت کا ذکر کیا جو چار نکاتی ایجنڈا کے تحت بنائی گئی تھی اور ان خطرناک منصوبوں پر جولبادہ ڈالا گیا وہ مسجد نام کا تھا تاکہ ان کی اس سازش کو کوئی ذرہ برابر بھانپ بھی نہ سکے چنانچہ وہی ہوا۔

مزید آگے چل کر اللہ جل شانہ نے آیت نمبر ۱۲۴ میں اسی گروہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین پر ایک اور زہر آلود طنز اور تبرا نقل کیا کہ

وَإِذَا مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ

اور جب کبھی کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو اُنہی (منافقین) میں وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ: اِس (سورت) نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے؟ اب جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو (واقعی) ایمان لائے ہیں، اُن کے ایمان میں تو اس سورت نے واقعی اضافہ کیا ہے، اور وہ (اس پر) خوش ہوتے ہیں

اس آیت کے تحت شیخ الاسلام صاحب فرماتے ہیں

منافقین دراصل اُس بات کا مذاق اڑاتے تھے جو سورۂ انفال (۸:۲) میں فرمائی گئی ہے کہ جب مؤمنوں کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو اُن کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔
(آسان ترجمہ قرآن تحت الآیہ)

اس تبراء کے بعد خلاق عالم کا اعلان ملاحظہ کریں۔۔فرمایا

وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ

كَافِرُونَ

رہے وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے، تو اس سورت نے اُن کی گندگی میں کچھ اور گندگی کا اضافہ کر دیا ہے، اور اُن کو موت بھی کفر ہی کی حالت میں آتی ہے

اس آیت کے تحت بھی شیخ الاسلام صاحب کا فرمان ملاحظہ کریں

یعنی کفر اور نفاق کی گندگی تو اُن میں پہلے ہی موجود تھی، اب اس نئی آیت کے انکار اور اِستہزاء سے اس گندگی میں اور اضافہ ہو گیا۔ (آسان ترجمہ قرآن تحت الآیہ)

سورۃ توبہ کا آخری نصف سے زائد حصہ اپنی زبان سے خود کو مومنین کہنے والے دشمنان صحابہ کی حالت زار جاننے کے لیے خصوصی تعلیمات پیش کرتا ہے جس کو نہایت گہرائی اور گیرائی کے ساتھ پڑھنے اور جاننے کی ضرورت ہے یہاں راقم کو صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ دشمنان صحابہ کو ان آیات میں اللہ جل شانہ نے ،،رجس،، یعنی گندگی اور ،،فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ ،، یعنی گندگی در گندگی میں ڈوبے ہوئے قرار دیا ہے اور جس طرح پاکیزگی اور طہارت کے اثرات و برکات ہوتے ہیں اسی طرح گندگی اور نجاست کی نحوست بھی ہوتی ہے۔

مثال سے وضاحت

مثلاً ایک آدمی نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ ارکان اور اداب کی رعایت رکھتے ہوئے نماز ادا کرتا ہے مگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس کی نظر کپڑے کے کسی کنارے پر پڑتی ہے جس پر درہم کی مقدار کوئی گندگی لگی ہوئی ہے تو کیا اس حالت میں اس کی نماز قبول ہو جائے گی؟ یقیناً نہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس آدمی نے نماز کی باقی تو ساری شرطیں بھی پوری کی ہیں حتی کہ آداب وارکان وغیرہ ساری چیزوں کا خیال کیا ہے۔ مزید یہ کہ نہایت رقت امیز طریقے سے سجدے بجالایا ہے کیا اس کے باوجود نماز قبول نہیں ہوگی؟

جواب یہی ہوگا کہ بے شک تم نے رو رو کر سجدے بھی کیے اور قرآن پاک کی تلاوت بھی نہایت محبت سے کی باقی نماز کی کیفیت بھی تمہاری بہت عمدہ تھی، مگر ان سب کے باوجود تمہاری نماز قبول نہیں ہوئی وجہ صرف یہ ہے کہ کپڑے، جسم یا مقام نماز پر (بے شک غلطی سے ہی صحیح مگر) جو نجاست لگ گئی

ہے وہ ایسی نحوست والی چیز ہے کہ پوری نماز متاثر ہوگئی اور پورے اخلاص کے ساتھ ادا کی ہوئی نماز پر ایسا گندا اثر ڈالا کہ بارگاہ رب العالمین میں شرف قبولیت نہیں پا سکی۔اب اگر وہ اس نماز کو دوبارہ نہیں پڑھے گا تو گنہگار رہو گا۔اس مثال سے سمجھا جا سکتا ہے کہ گندگی اور نجاست کی نحوست انسان کی عبادت اور خیر کے کاموں پر کس طرح سے برے اثرات ڈالتی ہے اور جب تک رجس یعنی گندگی سے خود کو پاک صاف نہیں کرلیا جاتا تب تک عبادت کا عمل محفوظ ومقبول نہیں ہوسکتا؟

اپنا عقیدہ بیان کرنے میں جھوٹے گروہ کا ماضی

وہ لوگ جو اپنا اصل عقیدہ بیان کرنے کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں وہی لوگ ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی خالص نیکیوں کو ریاکاری کے خول میں دکھا کر ،،مطاعن و مثالب،، گھڑتے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے لیے زبان تبرا دراز رکھتے ہیں خلاق عالم نے ان کو گندگی بھی کہا ہے اور خبیث بھی کہا ہے جیسا کہ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۷۹ میں موجود ہے۔

اوپر درج گزارشات سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ جہاں گندگی ہو تو اس کی نحوست اپنا کام دکھاتی رہتی ہے حتی کہ نماز جیسی عبادت جتنی بھی اچھی نیت اور تمام آداب کا لحاظ رکھ کے پڑھی جائے اگر اس عبادت میں مقام عبادت یا جسم یا لباس پر کہیں گندگی پائی گئی تو وہ عبادت قبول نہیں ہوگی اس مثال کو سامنے رکھ کر اب ذرا غور کرنا چاہیے کہ

(۱)۔۔۔صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں اسلام گیارہ لاکھ مربع میل تک پھیل گیا۔

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ۲۲ لاکھ مربع میل پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں اسلام ۴۴ لاکھ مربع میل تک نافذ ہوگیا۔

پھر اس ہستی کا دور خلافت شروع ہوا جن کا مقام ومرتبہ انبیاء اور پیش رو تین خلفاء کے بعد ساری خلقت کے اوپر ہے وہ سابق فی الاسلام بھی ہیں اور فاتح خیبر بھی!

شہر علم کا دروازہ بھی ہیں اور داماد رسول بھی!

عارف باللہ بھی ہیں اور عابد شب زندہ دار بھی!

درج بالا انبیاء وخلفاء کے بعد دھرتی پر کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو حیدر کردار رضی اللہ عنہ کے مقام ومرتبہ کو چھو بھی سکے ان سب کے باوجود یہ امر واقعہ ہے کہ اسلامی فتوحات کا بڑھتا ہوا سیلاب تھم گیا! آخر سبب کیا ہے؟

یہی ناں! کہ اپنی زبان سے خود کو مومن کہنے والا دشمنان صحابہ کا گروہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے فرزندان اسلام کی صفوں میں گھس آیا جس کی نحوست نے امت اسلام کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روک دیا

(۲)۔۔۔نبی رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے عین مطابق نواسہ رسول محسن امت سیدنا حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی ایمانی ضرب سے اس نجاست کو اسلامی صفوں سے نکال کر باہر پھینک دیا چنانچہ اس گروہ کے اسلامی صفوں سے دور کیے جانے کی دیر تھی کہ فتوحات کا سلسلہ پھر اسی طرح رواں دواں ہو گیا!

اب اگر مقام ومرتبے کا فرق دیکھا جائے تو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے مقابلے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ بہت چھوٹے ہیں مگر یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا ہی دور خلافت ہے جب اسلام آدھی سے زیادہ دنیا پر نافذ ہو گیا اس سے یہ مسئلہ بھی واضح ہو گیا کہ مقام و مرتبہ کے اعتبار سے قائد بڑے درجے کا ہو یا چھوٹے درجے کا! شرط اتنی سی ہے کہ اس رجس اور گندگی سے تمہاری صف پاک ہو تو فتوحات تمہارا مقدر بنے گی۔

(۳)۔۔۔حادثہ کربلا کا جائزہ لیجیے بھلا وہ کون تھے جنہوں نے ہزاروں خطوط لکھ کر نواسہ رسول سیدنا حضرت حسین رضی اللہ تعالی عنہ کو کربلا آنے پر مجبور کیا؟

بھلا وہ کون تھے کہ جنہوں نے مسلم بن عقیل کے کوفہ پہنچ جانے اور بیعت کے ہو جانے پر شام کے دربار خلافت میں صف ماتم برپا کی تھی؟

بھلا وہ کون تھے کہ جنہوں نے ابن زیاد کے کوفہ میں داخل ہونے پر جلوس کی شکل دے کر استقبال کیا اور نعرے لگائے کہ یہ نواسہ رسول آ گئے ہیں۔۔۔پھر جب ابن زیاد قصر گورنر میں داخل ہو گیا تو یہ

ابن زیاد کو نواسہ رسول قرار دے کر محفوظ طریقے سے گورنر ھاوس پہچانے والے بڑے آرام سے واپس لوٹ گئے؟

وہی ناں! جو اپنی زبان سے خود کو مومن بھی کہتے تھے اور اپنا تعارف شیعان علی کے نام سے بھی کرواتے تھے۔

تفصیل کا یہ موقع نہیں کہ ہم پوری ماضی پر نظر ڈالیں آپ اپنے پڑوس میں افغانستان کو ملاحظہ کر لیں جنیوا مذاکرات کے بعد وہاں ربانی، یونس خالص، حکمت یار، وغیرہ مجاہدین کی حکومت تو بنی تھی مگر کیا امن وامان اور شریعت کا نظام آ گیا تھا کہ جس کے لیے وہ لاکھوں انسانوں کی قربانی دے آئے تھے؟ نہیں ہر گز نہیں

پھر کچھ ہی وقت کے بعد جو ملا محمد عمر ایک بستی سے اٹھا تو جتنے علاقے اس کے کنٹرول میں آتے چلے گئے وہاں امن واسلام کی بہاریں نظر آنے لگیں۔۔۔ چلیں یہاں پائے جانے والے فرق ہی کو بتا دیا جائے کہ یہ آج کے زمانے کی بات ہے۔۔۔ علاقہ، جگہ، مقصد، سبھی ایک تھا مگر دونوں جماعتوں کے نتائج میں اتنا فرق کیوں ہے؟

کیا اس کے علاوہ کوئی اور وجہ نظر آ سکتی ہے کہ جنیوا مذاکرات کے بعد بننے والی حکومت میں ،،حزب وحدت،، نامی وہ ایرانی پراکسی شراکت دار تھی جس کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ویر تھا۔۔۔ جبکہ دوسری طرف ملا عمر کی قیادت میں جو جماعت کھڑی ہوئی ان کے ساتھ ایران نے جو کچھ کیا وہ کوئی ڈھکا چھپا نہیں۔

درج بالا قرآنی ضابطہ سامنے رکھ کر راقم نہایت درد دل سے عرض گزار ہے کہ اسلامی فتوحات کی پوری ماضی چھان کر کوئی ایک ایسا دور دکھایا جائے کہ اپنی زبان سے خود کو مومنین کہنے والے دشمنانِ صحابہ اسلامی لشکر میں ساتھ ہوں اور پھر اسلام کو غلبہ وفتح بھی نصیب ہو گئی ہو؟؟؟ کم از کم راقم کو آج تک اس کی کوئی ایک مثال بھی نہیں مل سکی ہے۔

جبکہ دوسری طرف ہر وہ فاتح اسلام زیر بحث گروہ کے نشانہ انتقام پر رہا ہے جس کے ذریعے اسلامی فتوحات کا اعزاز امت اسلام کو نصیب ہوا ہو۔ بلکہ ان کی عداوت ودشمنی کا پیمانہ ہی فتوحات ہیں کہ جس کے ذریعے سے اسلام کو جتنی زیادہ فتوحات حاصل ہوئی ہوں یہ اس کے اتنے ہی دشمن ہیں

خالد بن ولید ہوں صلاح الدین ایوبی ہوں یا دور حاضر کے ملاعمر پوری تاریخ اسی طرح کے حادثات سے دو چار رہے۔

ارباب عقل و دانش درج بالا چند گزارشات سے اس مرتب و مروج دین کو تلاش کر سکتے ہیں راقم نے از راہ خیر خواہی اپنی ملت کا عقیدہ بچانے کی خاطر اللہ جل شانہ کا ارشاد عالی کسی قدر وضاحت سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے اللہ کریم قبول فرمائے مقبول بنائے

وصلی اللہ تعالی علی حبیبہ محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین